بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا
آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ ١ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ
الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ
أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○ ٣ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ
ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا
لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن
بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے
یہ (ایک عظیم الشان) سورۃ ہے جو ہم نے نازل فرمائی ہے اور ہم نے فرض کیا ہے اس (کے احکام)
کو اور ہم نے اتاری ہیں اس میں روشن آیتیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو ۞ جو عورت بدکار ہو اور جو
مرد بدکار ہو تو لگاؤ ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو (سو) درے اور نہ آئے تمہیں ان دونوں پر (ذرا)
رحم اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور چاہیے کہ
مشاہدہ کرے ان دونوں کی سزا کو اہل ایمان کا ایک گروہ ۞ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ کے ساتھ یا
مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ نہیں نکاح کرتی اس کے ساتھ مگر زانی یا مشرک۔ اور حرام کر دیا گیا ہے
یہ اہل ایمان پر ✱ اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر پھر وہ نہ پیش کر سکیں
چار گواہ تو لگاؤ ان (تہمت لگانے والوں) کو اسی درے اور نہ قبول کرو ان کی کوئی گواہی ہمیشہ
کے لئے اور وہی لوگ فاسق ہیں ✱ مگر (ان میں سے) وہ لوگ جو توبہ کر لیں اس بہتان لگانے کے بعد
اور اپنی اصلاح کر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔
(۲۴/ ۱ تا ۵ ✱ ت بھٹی)

۱۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا
۱۔ یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اس کے احکام فرض کئے" اور ان پر عمل کرنا بندوں
پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا" اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم دھیان کرو۔

۲۔ "جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ" یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کو سو کوڑے لگاؤ۔ یہ حد حرِ غیر محصن کی ہے کیوں کہ حرِ محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل و بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے" اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں" یعنی حدود کو پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور متصلب رہو۔ "اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو" تاکہ عبرت حاصل ہو (کنز الایمان حاشیہ)

۳۔ اور اہل کتاب میں سے علانیہ طور پر زنا کرنے والا مرد نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا سوائے اہل کتاب یا مشرکین میں سے کسی زانیہ کے اور اہل کتاب یا مشرکین کی زانیہ کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا سوائے اہل کتاب میں سے کسی زانی یا مشرک کے اور یہ اس قسم کا نکاح جو اہل کتاب میں سے کسی زانیہ کے ساتھ من حیث الزانیہ ہو مشرک کے ساتھ ہو مسلمانوں پر حرام کر دیا گیا ہے ٭ یہ آیت کریمہ چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو اہل کتاب اور مشرکین عرب کی کنیزوں سے نکاح کرنا چاہتے تھے جو کہ کھلم کھلا زناکاری میں مستعد تھیں جس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو انہوں نے اپنے ارادہ کو ترک کر دیا ٭ اور آیت کریمہ کی اس طرح بھی تفسیر کی گئی ہے کہ اہل قبلہ اور اہل کتاب کی زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ اہل قبلہ یا اہل کتاب کا زانی یا مشرک ہی زنا کیا کرتا ہے اور یہ فعل زنا مسلمانوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ۔ ترجمہ)

۴۔ یہ دوسرا حکم تہمت زنا کی بابت ہے جب کہ زنا کی قباحت اور اس کی سزا مقرر ہوئی تو کسی کو اس کے ساتھ متہم کرنے کی بھی ممانعت اور اس کی سزا مقرر ہونی چاہیے تھی۔ اس آیت کا صاف حکم یہ ہے کہ جو کوئی کسی پارسا عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اپنے ثبوت میں چار گواہ پیش نہ کرے تو اس کو اسی درے مارو اور کبھی اس کی گواہی قبول نہ کرو وہ فاسق ہے۔ "والذین یرمون" سے کون مراد ہیں آیت کا عموم چاہتا ہے کہ کوئی بھی ہو جو تہمت لگائے اس کو یہی سزا دی جاوے۔ مگر یہاں بھی علماء نے لڑکے یا دیوانے کو بحکم حدیث مستثنیٰ کیا ہے کہ ان پر حد قائم نہ کی جائے اگر حاکم مناسب جانے تو کچھ گوشمالی کر دے بعض فقہا نے غلام یا لونڈی پر جرم تہمت قائم ہو جانے پر نصف سزا یعنی چالیس درے مارنے کا حکم دیا ہے (حقانی)

۵۔ "ہاں البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں، سو اللہ بڑا مغفرت کرنے والا ہے بڑا رحم کرنے والا ہے" اور آخرت میں اس پر رحم کرے گا اور فسق کو جو سبب تھا استحقاق عذاب کا اس سے دور کر دے گا۔ تابوا۔ یعنی اللہ کے حضور توبہ کر لیں اور اپنے اس اتہام کا اعتراف کر کے

2061

اس پر پشیمان ہو کر اس کے بعد (ذٰلک) یعنی اجرائے حد کے بعد۔ واصلحوا یعنی جس پر تہمت لگائی تھی اس سے اپنا قصور معاف کرالے فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اجرائے حد قذف توبہ سے ساقط نہیں ہوتا۔ الا الذین تابوا۔ یہ استثناء آیت ماقبل کے تین احکام (اجرائے حد، عدم قبول شہادت اور فاسقیت) میں سے کس کس سے ہے۔ حنفیہ اور بہت سے تابعین کا مسلک ہے کہ استثناء صرف حکم فاسقیت سے ہے، اور قاذف توبہ کے بعد بھی مردود الشہادت رہتا ہے۔ (تفسیر ماجدی)

لغوی اشارات * زَانِیَةٌ: زنا کرنے والی عورت، زنا سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث * زَانِی: زنا کرنے والا مرد، زنا سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر * جَلْدَةٌ: درہ مارنا، کوڑے مارنا، کھال پر مارنا جلد یجلد کا مصدر ہے * رَأْفَةٌ: ترس، مہربانی، شفقت، رحمت، نرمی رأف یرأف کا مصدر ہے * طَائِفَةٌ: گروہ، جماعت، بعض لوگ، کچھ لوگ، ایک دو یا ایک سے زائد سب طائفہ کہلاتا ہے طوف سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مونث (لغات القرآن)

مفہومات مزید * اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ جلیلہ کو نازل فرمایا اور اس میں جو احکام اتارے انہیں لازمی طور پر نافذ العمل فرما دیا۔ یہ واضح نشانیاں ہیں جن سے نصیحت و ہدایت حاصل کی جائے ٥ زنا عورت یا مرد کوئی کرے ان میں ہر ایک کو بطور سزا سو درے دیے جائیں۔ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے احکام کی تعمیل کے دوران مجرموں کے لئے کسی قسم کی نرمی یا مہربانی اجرائے سزا میں رکاوٹ نہ بنے جب سزا دی جائے تو مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے ٥ زانی سوائے زانیہ یا مشرکہ کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زانیہ بھی سوائے زانی یا مشرک مرد سے نکاح نہیں کرتی اور یہ اہل ایمان پر حرام کر دیا گیا ہے ٥ جو لوگ پاکباز عورتوں پر بدکاری کا الزام لگاتے ہیں اور چار گواہ نہ لا سکیں ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو قبول نہ کرو یہی لوگ فاسق ہیں ٥ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور سدھر جائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ
اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ
غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ۝ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو ۝ اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ۝ اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ۝ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے ۝
(۲۴/۶ تا ۱۰ * ت : ک)

۶۔ جب سابقہ آیت نازل ہوئی تو سعد بن عبادہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ آیت یوں ہی نازل ہوئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اے انصار! سنتے ہو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔ سعد بولے یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے لیکن میں یہ خیال کرکے حیران ہو رہا ہوں کہ اگر میں کسی بدبخت کو اپنی بیوی پر سوار دیکھوں تو جب تک میں چار گواہ تلاش کرکے نہ لاؤں اس کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا اور اگر گواہوں کو بلانے جاؤں گا تو وہ اپنا کام تمام کرکے چلا جائے گا۔ اس گفتگو کو قلیل عرصہ ہی گزرا تھا کہ ایک رات ہلال بن امیہ اپنے کھیتوں سے جب گھر آئے تو اپنی اہلیہ کے ساتھ ایک آدمی دیکھا۔ انہوں نے سارا معاملہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ صبح بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ حضورؐ کو یہ سن کر بڑی کوفت ہوئی۔ صحابہ آپس میں کہنے لگے کہ ابھی ہلال پر حد قذف لگائی جائے گی۔ ہلال نے کہا میرے دوستو گھبراتے کیوں ہو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی صورت پیدا فرمائے گا۔ اسی اثنا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نزول وحی کے آثار نمودار ہوئے اور سب خاموش خاموش ہوگئے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا اے ہلال مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری نجات کی صورت پیدا فرما دی ہے پھر یہ آیت پڑھ کر سنائی اور اس کی بیوی کو بلا بھیجا۔ وہ آئی تو یہ آیت

2063

اسے بھی پڑھ کر سنائی۔ پھر دونوں کو تنبیہ کی کہ دنیا کا عذاب سے قیامت کا عذاب بہت سخت ہے۔ ہلال نے
عرض کی یا رسول اللہ! میں نے جو عرض کی سب کچھ اور وہ سچ ہے۔ عورت نے کہا یہ جھوٹ بولتا ہے۔ چنانچہ
پہلے ہلال نے چار مرتبہ قسم اٹھا کر کہا میں سچا ہوں۔ پانچویں مرتبہ کہا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
پھر عورت کو کہا گیا کہ اسی طرح تو چار مرتبہ حلف کے ساتھ گواہی دے کہ وہ جھوٹا ہے۔ جب وہ کہہ چکی تو حضور نے
اسے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ اگر تو پانچویں مرتبہ بھی کہے گی تو
عذاب آخرت تجھ پر لازم ہو جائے گا۔ چنانچہ کچھ دیر وہ خاموش رہی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کا ارادہ کر لیا
ہے۔ "اور پانچویں بار یہ کہے اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اگر وہ کذب بیانی کرنے والوں میں ہے۔" پانچویں دفعہ بھی اس عورت نے کہہ دیا کہ اگر ہلال
سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو۔ چنانچہ اس طرح قسم اٹھانے سے ہلال حد قذف سے بچ گئے اور
وہ عورت حد زنا سے بچ گئی۔ لیکن ان کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی کرا دی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ اب
جو بچہ پیدا ہو تو اس کی نسبت ہلال کی طرف نہ کی جائے بلکہ اس کی ماں کی طرف کی جائے اور ساتھ ہی یہ بھی
حکم بھی دیا کہ اگر اس کے بعد کسی نے اس عورت کو زنا سے متہم کیا یا اس کے بچے کو حرامی کہا تو اس پر حد
قذف لگائی جائے گی۔ اس ارشاد سے واضح ہو گیا کہ جس کو شریعت نے کسی الزام سے بری کر دیا
پھر اس پر کسی کو زبان درازی کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اس طریقہ کار کو "لعان" کہتے ہیں۔ لعان
کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر وہ عورت زندگی بھر اس کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ (ضیاء القرآن)

۸۔ جس عورت پر تہمت باندھی گئی ہے اس سے دنیوی عذاب دفع کرنے کا یہ (اور دنیوی عذاب
ہے ایک سنگساری ہے اور یہی عذاب شدید تر ہے) یہ کہ عورت چار گواہیوں میں کہے کہ اس کا شوہر
جھوٹا ہے اس دعویٰ میں جو اس نے مجھ پر تہمت باندھی (روح البیان)

۹۔ اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔ یعنی عورت بھی اگر اسی طرح
پانچ بار حلف شہادت مرد کی تکذیب میں دے تو حد زنا سے بچ جائے گی البتہ اس مرد پر حرام ہو جائے گی
قاضی ان کے درمیان تفریق کرا دے گا۔ اور پھر کبھی یہ نکاح بھی نہ ہو سکے گا جب تک دونوں میں سے کوئی ایک اپنی
خطا کا قائل اور دوسرے کا مصدق نہ ہو جائے

۱۰۔ خطاب یہاں ساری امت کو ہے مردوں عورتوں سب کو۔ مطلب یہ ہے کہ امت کے پاس کیسا
جامع کیسا پر حکمت قانون دے دیا گیا ہے زبردستوں، زیردستوں، حاسدوں، مظلوموں سب کی
مصلحتوں کی رعایت کرنے والا اتنا مکمل قانون صرف خدائی ہی قانون ہو سکتا ہے۔ (تفسیر ماجدی)

لغوی اشارے * یَرْمُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع رَمْیٌ سے تہمت لگاتے ہیں * شُهَدَآءُ :
واحد شاہد گواہ۔ شہادت کے معنی جس کے متقضی ہیں * اَرْبَعُ : چار، مؤنث اگر تمیز ہو تو اَرْبَعَةُ بولا جاتا ہے *
خَامِسَةُ : پانچویں اسم عدد ہے * لَعْنَتَ : لَعْنٌ : مصدر (باب فتح) اس نے لعنت کی بددعا کی *

یَدْرَءُوْنَ : جمع مذکر غائب مضارع درءٌ مصدر (فتح) دور کرتے ہیں، دفع کرتے ہیں۔ (لغات القرآن)

مفہومات مزید * جو شخص اپنی بیوی پر بدکاری کا عیب لگائے اور ان کے سوا اس کا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے عیب لگانے والوں میں ہر ایک کی گواہی یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر گواہ ٹھہرا کر حلف اٹھائے کہ وہ اپنے بیان میں سچا ہے ٥ پھر پانچویں بار یوں کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ٥ اور عورت سے سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے ٥ اور پانچویں بار یوں بولے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر اس کا شوہر سچا ہے ٥ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو تم بڑی الجھن اور پریشانیوں میں پڑ جاتے) اور بے شک اللہ تعالیٰ فضل و رحمت فرمانے والا توبہ قبول فرمانے والا اور بڑی حکمت والا ہے ٥ ۔

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ١١ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ
خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ۝ ١٢ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ
فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ ١٣ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ١٤ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ
لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝ ١٥

جو لوگ طوفان بنا کر لائے ہیں وہ تمہارے ہی میں کا ایک گروہ ہے اس کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہے ان میں سے ہر ایک کے لئے بقدر عمل گناہ ہے اور ان میں سے جس نے اس کا بیڑا اٹھایا ہے اس کے لئے تو بڑا عذاب ہے ✱ (مسلمانو!) جب تم نے اس کو سنا تھا تو کیوں نہ ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں نے اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح بہتان ہے ✱ وہ کیوں اس بہتان پر چار گواہ نہ لائے پھر جب وہ گواہ نہ لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں ✱ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی دنیا اور آخرت میں رحمت نہ ہوتی تو جس کام کا تم نے چرچا کیا تھا اس میں تم پر کوئی بڑی آفت پڑ گئی ہوتی ✱ جب کہ تم (بے دھڑک) اس کو اپنی زبانوں سے نکالنے لگے اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہنی شروع کر دی کہ جس کا تم کو علم بھی نہ تھا اور اس کو تم نے ہلکی بات سمجھ لیا تھا حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔

(ح: ت ✱ ۱۵ تا ۱۱/۲۴)

۱۱۔ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ہے۔ ۶ھ ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلے نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کس دیا گیا یہی خیال رہا کہ ام المومنین اسی میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں۔ قافلہ کے پیچھے گری پڑی چیزیں اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے

2066

اس موقع پر حضرت صفوان اسلمی پیچھے تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔
آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں تو منافقین سیاہ باطن نے
اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کر دی بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آ گئے اور ان کی زبان
سے کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المومنین بیمار ہو گئیں ایک ماہ تک بیمار رہیں ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اس سے
آپ کا مرض اور بڑھ گیا۔ اس حال میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت
میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ
کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برسر منبر بقسم فرما دیا تھا کہ
مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے * اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے" کہ
اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر جزا دے گا اور حضرت ام المومنین کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا چنانچہ
اس براءت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ " ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا"
یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا
کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔ " اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا"
کہ اپنے دل سے یہ طوفان گڑھا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق ہے
" اس کے لئے بڑا عذاب ہے" (کنزالایمان حاشیہ)
۱۲ . اے ایمان والو تم نے جب یہ بہتان سنا تھا تو تم نے فوراً اس کی تردید کیوں نہ کر دی یعنی اپنی تنبیہ کی جا رہی ہے
کہ جو بھی الزام سنا تھا یعنی خود انکار کرنا چاہئے تھا کہ یہ بہتان عظیم ہے جس طرح کوئی حالات سے باخبر شخص
کسی کے متعلق سن کر اپنے برادر کی عزت و تعظیم کا حامی ہے اور جو طعن کرے یا برا بھلا کہے اس نے جھوٹ بکا اور
حقیقت کو بدل دیا اور وہ افترا اور بہتان کی وجہ سے عاصی اور فاسق ہو گیا لہٰذا فاسق کی گواہی غیر مقبول ہے
مسئلہ: اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنین کے متعلق حسن ظن رکھنا واجب ہے لہٰذا اس کو چھوڑنا
اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ اس کے خلاف کوئی دلیل شرعی ظاہر نہیں ہو جاتی۔ (تفسیر مظہری، [illegible])
۱۳ . اگر ان کے اس دعویٰ میں ذرا سی بھی صداقت ہوتی تو وہ گواہ پیش کرتے لیکن ان کا گواہ پیش
کرنے سے قاصر رہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ الزام بالکل من گھڑت ہے اور محض حسد کا نتیجہ ہے
۱۴ . یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے تمہیں فوراً عذاب میں مبتلا
نہیں کر دیا ورنہ یہ ہمت جو تم دکھانے والوں نے تو قہر الٰہی کو دعوت دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انہوں نے
تو یہ خیال کیا کہ یہ ایک معمولی سی بات ہے لیکن کیا خبر کہ جس بات سے اللہ تعالیٰ کے حبیب کا دل رنجیدہ
ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کا آتش غضب بھڑک اٹھتا ہے جس ذات پاک کو پاکدامنی و پاکبازی کا درس دینے
کے لئے منتخب فرمایا گیا ہو اس کے دامن تقدس کو داغدار کرنے کی کوشش اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہی مذموم اور ناپاک

۱۵- تمہیں وہ بڑا عذاب اس وقت پہنچتا جب تم ان فحش باتوں کے ساتھ ملاقی ہوتے اپنی زبانوں کے ساتھ
یعنی بہتان تراشی کی باتیں ایک دوسرے سے لیتے اور اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے جن کا تمہیں علم ہی نہیں
اور تم اسے آسان سمجھتے ہو اور خیال یہ ہے کہ یہ معمولی معاملہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑے
گناہ کا حامل ہے (روح البیان)

لغوی اشارے * اِفْك : جھوٹ، بہتان، کسی شے کا اس کی اصلی جانب سے منہ پھیرنے کا نام افک ہے * عُصْبَةٌ : جماعت گروہ۔ یہ عَصَبٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی جمع ہونے اکٹھا ہونا کے ہیں * تَحْسَبُوهُ : تم اس کے متعلق خیال کرو، تم اس کے بارے میں گمان کرو * اكْتَسَبَ : اس نے کمایا۔ اکتساب سے جس کے معنی کمانے اور اپنے ارادہ و قدرت کو عمل میں صرف کرنے کے ہیں * اَفَضْتُمْ : تم مشغول ہوئے، تم نے پھیلایا * (لاق)

مفہومات مزید * جو لوگ اس بہتان کو (طوفان تہمت) اٹھا لائے ہیں وہ تمہیں میں سے ایک گروہ ہے اس کو اپنے حق میں برا نہ خیال کرو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ہر شخص کے لئے اس میں اتنا ہے جتنا اس نے برائی اور گناہ کا کام کیا ہے اور جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے بڑا اور جو گناہ کا اٹھایا ہے اس کے لئے آخرت بڑا عذاب ہے ○ اب کیوں نہ ہوا کہ جب [illegible] اسے سنا تو مومنوں اور مومنات نے اپنے لوگوں پر نیک گمان کیوں نہ کیا اور سنتے ہی کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے ○ اس بہتان عظیم پر کس نے چار گواہ نہ لائے اور جب گواہ نہ لائے تو یہ ظاہر ہو گیا کہ یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس جھوٹے ہیں ○ یہ اللہ تعالیٰ کا دنیا و آخرت میں تم پر فضل و کرم ہے کہ تم محفوظ رہے جس بات کا چرچا تم نے رکھے تھے اس پر تم ایک بڑے عذاب کے شکار ہو جاتے ○ جب تم ایک دوسرے سے اپنی زبانوں سے اس کا تذکرہ کرتے اور ایسی بات کہتے جس کا تمہیں علم نہیں تھا اور اسے تم اپنے تئیں معمولی سی بات سمجھتے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا بات تھی ○

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ ۱۶ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۷
وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ۱۸ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ
تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۲۰ ع

اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا تھا کہ ہم کیسے ایسی بات منہ سے نکالیں۔ توبہ یہ تو سخت بہتان ہے * اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اس قسم کی حرکت کبھی نہ کرنا اگر تم ایمان والے ہو * اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے۔ اور وہ بڑا علم والا ہے بڑی حکمت والا ہے * یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان بےحیائی کا چرچا رہے ان کے لئے سزا ہے دردناک دنیا میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) اور اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے * اور اگر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (تو تم بھی نہ بچتے) * (۲۴/ ۱۶ تا ۲۰ * ت: م)

۱۶۔ یہاں سُبْحٰنَكَ ذکر کرکے اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزہ ہے کہ اس کے رسول کی زوجہ مطہرہ کا دامن ایسے الزام سے آلودہ ہو (بحر) گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیقۂ حیات پر الزام تھا گویا نبی اکرم پر الزام تھا اور نبی اکرم پر ایسا الزام آپ پر نہیں بلکہ رب کریم پر ہے جس نے آپ کو نبی بنایا۔ یاد رہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کو ثابت کرنے کے لئے زبان قدرت نے وہی اسلوب اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کی تردید کے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔ (ضیاء القرآن)

۱۷۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے (اور ممانعت فرماتا ہے) کہ ایسی حرکت دوبارہ نہ کرنا۔ وعظ کا معنی ہے ایسی بازداشت جس میں خوف بھی دلایا گیا ہو۔ خلیل نے کہا کہ وعظ کا معنی ہے اس طور پر خیر کی یاد دہانی کرانا کہ دلوں میں رقت پیدا ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تم کو اپنا عذاب یاد دلاتا ہے اور سزا سے ڈراتا ہے "ان تعودوا لمثلہ" کہ ایسی بات دوبارہ زندگی بھر نہ کہو نہ سنو۔ یا یہ مطلب ہے کہ اللہ تم کو تنبیہ کرتا ہے اور ڈراتا ہے کہ کہیں تم اس کے بعد پھر ایسا کرنا نہیں ہے چاہیے۔ یعظکم کا ترجمہ کیا تم کو منع کرتا ہے دوبارہ ایسی حرکت کرنے سے (یعنی) اگر تم مومن ہو تو نصیحت مانو، ایسی حرکت

2069

پھر کبھی نہ کرنا یہ حرکت تقاضائے ایمان کے خلاف ہے (تفسیر مظہری)

۱۸۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی آیتیں بیان کرتا ہے جو شرائع اور محاسن آداب کو واضح کرتی ہیں تاکہ تم ان سے نصیحت حاصل کرسکو اور ان سے اپنے عادات و اخلاق کو درست کرسکو یعنی ایسے طریقے سے نازل فرمایا کہ جن سے مطالب و مقاصد واضح ہوجاتے ہیں اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے غیر واضح تھے پھر انہیں واضح کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے جملہ چھوٹے بڑے سب احوال جانتا ہے وہ ان کی جملہ تدابیر و افعال میں حکمت سے کام لیتا ہے (روح البیان)

۱۹۔ یعنی یہ جو لوگوں کی جبلت ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ ایسی نازیبا ناپاک باتیں مشہور کرتے رہتے ہیں ان کے دلوں میں یہی ولولہ ہوا کرتا ہے کہ مسلمانوں میں کیا [illegible] ان پر دنیا میں بھی خدا کی طرف سے عذاب دردناک نازل ہوتا ہے حد قذف جاری ہوتی ہے مردود الشہادۃ اور لوگوں کی نظروں میں خفیف غیر قابل الاعتبار ہوجاتے ہیں اور طرح طرح کے مصائب میں بھی مبتلا ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی عذاب الٰہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

۲۰۔ توفیق توبہ کی اسی رؤف کے فضل و شفقت سے ہوئی اور مقبولیت توبہ کی اسی رحیم کے کرم و رحمت سے ہوئی۔ امت اسلامیہ کے ساتھ بار بار اس تعلق شفقت و رحمت کا ذکر کرکے ان کے ساتھ اپنی تخصیص کو تازہ کرنا۔ ان کے دلوں کو گرمانا اور ان میں طاعت و اطاعت کا مزید شوق پیدا کرنا ہے (تفسیر ماجدی)

لغوی تحقیق ★ بُهْتَانٌ: بہتان، ایسا صریح جھوٹ کہ جس کو سننے والا حیران و ششدر رہ جائے ★ يَعِظُكُمْ: وعظ مصدر (ضرب) وہ تم کو نصیحت کرتا ہے ★ تَعُوْدُوْا: تم پھر آؤ، تم پھر کرو، تم پھر کروگے عود سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر ★ تُحِبُّوْنَ: تم محبت کرتے ہو، تم محبت کروگے ★ تَشِيْعَ: وہ فاش ہو، اس کا چرچا ہو، وہ پھیلے (ضرب) شیوع سے جس کے معنی آشکارا ہونے پھیلنے اور شہرت پانے کے ہیں ★ فَاحِشَةٌ: اسم، حد سے بڑھی ہوئی برائی (قاموس) برا قول یا عمل (ل ق)

مفہوم آیات ★ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے سنا تھا تو کہہ دیا ہوتا کہ ہمیں نہیں چاہیے کہ ایسی بات منہ سے نکالیں اے اللہ تیری ذات پاک ہے یہ بہتان عظیم ہے ★ اللہ پاک نصیحت و ہدایت فرماتا ہے تم کو اگر تم مومن ہو تو پھر ایسا کام کبھی نہ کرو ★ اللہ تعالیٰ اپنی آیات و احکام واضح اور صاف صاف بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے ★ ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان برائی بے حیائی کا چرچا رہے یہ عذاب دنیا اور آخرت دونوں میں ہے اللہ تعالیٰ علم والا ہے وہی سب کچھ جانتا ہے تم نہیں جانتے ★ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم رحمت و شفقت نہ ہوتی (تو تم محفوظ نہ رہتے) اللہ تعالیٰ بڑی مہربانی و شفقت فرمانے والا رحم فرمانے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ
مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝
وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ
وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ
لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ۲۲ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ
الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ۲۳

اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری بات ہی بتائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سنتا جانتا ہے ✱ اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ✱ بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ✱ (ک ـ ت ✱ ۲۳ تا ۲۱)

۲۱۔ یہاں سے پھر صاف صاف مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ ایسی باتیں نہ کریں یہ باتیں شیطانی وسواس میں فرماتا ہے اس کی (شیطان کی) پیروی نہ کرو کیوں کہ وہ بے حیائی اور بری باتیں سکھاتا ہے شیطان خون کی طرح انسان کی رگوں میں دوڑتا اور جا کر دل میں گھر کر لیتا ہے پھر بھلا اس موذی کے زہر سے کوئی بچ سکتا ہے مگر فضل الٰہی اور اس کی رحمت ہی ہے کہ جو اس سے پناہ میں رکھ کر راہ راست کی طرف لاتی ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اس کے فضل نے تم کو ستھرا کر دیا۔ (تفسیر حقانی)

۲۲۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان تراشنے والوں میں سے مسطح بن اثاثہ تھے جو آپ کے خالہ زاد بہن کے بیٹے تھے ان کی مالی حالت بڑی نازک تھی۔ یہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمیشہ ان کی اعانت کیا کرتے تھے جب مسطح اس غلط الزام کو پھیلانے میں پیش پیش نظر آئے کہ حضرت صدیقہ پر تھا جب اللہ تعالیٰ نے براءت فرما دی تو آپ نے قسم اٹھائی کہ وہ آئندہ مسطح کی اعانت نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس آیت میں قسم توڑنے کا حکم دیا اور

دلکش اور موثر انداز میں مسطح کا قصور معاف کر دینے کی تلقین کی۔ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا الخ (حضرت صدیق اکبرؓ نے مسطح کو معاف کر دیا) اور پہلے سے زیادہ مسطح کی امداد اور دلداری شروع کر دی ✱ یہاں ایک مسئلہ کا ذکر کر دینا بھی فائدے سے خالی نہ ہو گا اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم اٹھائے اور اس سے کوئی دوسری چیز بہتر ہو تو وہ اپنی قسم توڑ دے اس کا کفارہ ادا کر دے اور وہ کام کرے جو اس سے زیادہ بہتر اور مفید ہو احکام القرآن جصاص میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" اگر کوئی شخص کوئی کام کرنے کی قسم اٹھائے پھر اس سے بہتر کوئی کام معلوم ہو تو وہ بہتر کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے یہ آیت حضرت صدیق اکبرؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ الفضل کا معنی اخلاقی اور روحانی بزرگی اور برتری ہے اور السعۃ کا معنی دولت کی فراوانی ہے اور حضرت صدیق اکبرؓ ان دونوں نعمتوں سے سرفراز تھے۔ (بحوالہ ضیاء القرآن)

۲۳۔ بے شک وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر یعنی زنا اور فاحشہ جیسے قبیح افعال سے متہم کیا گیا جو بے خبر ہیں یعنی ایسے قبائح و فواحش کا ان کو وہم و گمان تک نہیں ہوتا نہ ان کا متعلقات یعنی [illegible] وغیرہ کو جانتی ہیں اس میں اشارہ ہے کہ وہ محصنات سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہیں (ف) "غَفَلَتْ عَنِ الشَّيءِ سے مراد ہے کہ اس کا وہم و گمان تک نہ ہو" الْمُؤْمِنٰتِ وہ جو ایمان سے موصوف ہیں یعنی ہر وہ چیز جو واجبات ہیں یا محظورات ان سب کو وہ جانتی اور زبان سے اقرار کرتی ہیں ایسی عورتیں جن کا ایمان حقیقی تفصیلی ہے اسی لئے اسے دوسری صفات سے موخر کر کے لایا گیا ہے لُعِنُوا بسبب اس کے کہ انہوں نے ان کی حرمت کی ہتک کی اس وجہ سے ملعون ہوئے دنیا و آخرت میں اس لئے اہل ایمان کی رحمت سے دور ہوئے یعنی دنیا میں مردود و ملعون اور آخرت میں مبغوض و مطرود ہیں ان کے لئے مذکورہ لعنت سے بہت بڑا عذاب۔ (بحوالہ روح البیان)

لغوی اشارات ✱ خُطُوٰتِ: قدم خطوۃ کی جمع ہے ✱ زَكٰى: وہ سنورا، وہ پاک ہوا، وہ درست ہوا (نصر) زَكَاءٌ سے جس کے معنی درست ہونے، سنورنے اور زیادہ ہونے کے ہیں ✱ يَأْتَلِ: واحد مذکر مضارع ایتِلَاءٌ سے مصدر (افتعال) اصل میں یَاتَلِی تھا۔ نہ قسم کھائے ✱ وَ سَعَة: کشائش، فراخی، وسعت، طاقت یہ وسیع یَسِعُ کا مصدر ہے جس کے معنی فراخ ہونا ہیں ✱ (ل ق)

مفہومات مزید ✱ ایمان والوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ شیطان کے نقش قدم پر نہ چلیں اور جو اس کی راہ پر اس کے قدم بہ قدم چلے گا تو یہ جان لے کہ شیطان اسے بے حیائی، برائی اور ناپسندیدہ کاموں میں لگا دے گا۔ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کسی حال میں صاف ستھرا پاک و تزکی نہ ہوتا اللہ جسے چاہتا ہے پاک و صاف کر دیتا ہے اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ تم میں جو بزرگ اور مال اسباب سے وسعت رکھتے ہیں انہیں اپنے اقربا، مساکین اور مہاجرین کی مالی اعانت نہ کرنے کی قسم نہیں اٹھانی چاہیئے بلکہ عفو و درگزر سے کام لینا چاہیئے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرما دے اللہ تعالیٰ بہت معاف ✱

مہربان ہے ○ جو لوگ پاکدامن مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں لعنتی ہیں اور ان کے لئے بہت عذاب ہے

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ٢٤
يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝ ٢٥
الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ
لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ٢٦ ع
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا
عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ ٢٧ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا
أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ
لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ ٢٨

جس دن کہ ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اس پر گواہی دیں گے ✶ اس روز اللہ ان کا واجبی بدلہ پورا پورا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی برحق ہے بات ظاہر کر دینے والا ہے ✶ ناپاک عورتیں تو ناپاک مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہوتے ہیں۔ جو کچھ یہ بکتے پھرتے ہیں یہ لوگ اس سے پاک ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ✶ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور کسی کے گھروں میں (بے دھڑک) نہ گھس جایا کرو جب تک کہ اجازت نہ مانگ لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم سمجھو ✶ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو اندر نہ جاؤ جب تک کہ تم کو اجازت نہ دی جائے اور اگر تم کو کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو ✶
(۲۴/۲۴ تا ۲۸ ✶ ت ۔ ج)

۲۴ ۔ یہ لوگ آج تو اپنی چرب زبانی سے اپنی غلط باتوں کی تاویلیں کر لیتے ہیں اور سادہ لوح انسانوں کو جھٹلانے کے لئے دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں ذرا وہ اس دن کو بھی یاد کریں جب ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور وہ انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکیں گے ۔ (ضیاء القرآن)
۲۵ ۔ "اس دن اللہ انہیں ان کی سچی سزا پوری دے گا۔ جس کے وہ مستحق ہیں" اور جان لیں گے اللہ ہی صریح حق ہے" یعنی موجود و ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے لیکن بعض حضرات نے زمانہ پاک معنی یہ ہیں

کہ کفار دنیا میں اللہ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دے گا (ف) قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت منزلت ظاہر ہوتی ہے (کنز الایمان حاشیہ)

۲۶۔ زجاج نے آیت مذکورہ بالا کی تفسیر حسب ذیل کی ہے۔ گندے کلمات جیسے کلمہ کفر، جھوٹ، صحابہ اور اہل بیت کو برا کہنا یا کسی پاک عورتوں پر زنا کا بہتان لگانا اور اسی جیسی دوسری باتیں ناپاک آدمیوں کے لئے جیسے عبد اللہ بن ابی وغیرہ کے لئے جچتی ہیں۔ وہی ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں۔ پاک لوگ ایسے کلام زبان سے نہیں نکال سکتے۔ گندے لوگوں کو بعض گندی باتوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے ان کے ضمیر میں یہی باتیں رکھی گئی ہیں اور پاک کلمات جیسے اللہ کا ذکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام، مومن مردوں اور عورتوں کے لئے دعا مغفرت اور تلاوت قرآن وغیرہ کی توفیق پاک لوگوں کو ہی ملتی ہے پاک لوگوں کی تخلیق ہی پاک کلمات کے لئے کی گئی ہے ان کے ضمیر میں یہ پاک باتیں رکھ دی گئی ہیں یہی پاک لوگ اس جرم کے ارتکاب سے پاک ہیں جو تہمت تراش ان کے متعلق کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ اس آیت میں تہمت تراشی کرنے والوں کی مذمت ہے اور جن کی اللہ نے افتراء سے پاک ہونے کی صراحت کی ہے ان کی مدح ہے۔

ابن زید نے کہا خبیثات سے گندی عورتیں اور خبیثین سے گندے مرد مراد ہیں یعنی اکثر گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہوتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاک ہیں اسی لئے اللہ نے ان کو اپنے رسول کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا۔ حضرت عائشہ اور ان جیسی دوسری ازواج پیغمبر افتراء تراشی سے پاک ہیں۔ اگر عائشہ صدیقہ رض پاک نہ ہوتیں تو پاک رسول کی بیوی بننے کی اہل نہ ہوتیں۔ حضرت عبد بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اللہ کو ناپسند ہے کہ میں سوائے جنتی (عورت) کے کسی اور سے نکاح کروں۔ (رواہ ابن عساکر)

"ان کے (یعنی حضرت عائشہ اور ان جیسے لوگوں کے) لئے (گناہوں کی) مغفرت ہے اور عزت والا رزق یعنی جنت ہے" بغوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آیا ہے حضرت عائشہ چند باتوں پر ناز کرتی تھیں جو آپ ہی کو عطا کی گئی تھیں کسی اور عورت کو نہیں دی گئیں۔ (۱) حضرت جبریلؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ رض کی تصویر ایک ریشمی کپڑے میں (لپیٹ کر) لائے اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں۔ ترمذی نے حضرت عائشہ رض کی روایت سے اس کو بیان کیا ہے روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت جبریلؑ حضرت عائشہ رض کی تصویر اپنے ہاتھوں پر لائے تھے (۲) حضرت عائشہ رض کے سوا کسی دوسری کنواری (دوشیزہ) سے رسول اللہ ﷺ نے شادی نہیں کی ہے (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت شریفہ کے وقت حضور اقدس کا سر مبارک حضرت عائشہ کی گود میں تھا (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رض کے حجرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

جسد اقدس سپرد لحد کیا گیا۔ (۵) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رض کے ساتھ ایک لحاف میں ہوتے (کبھی اس حالت میں) وحی آجاتی اور کسی زوجہ مطہرہ کو یہ شرف حاصل نہ تھا۔ (۶) حضرت عائشہ رض کی پاکدامنی کی صراحت آسمان سے نازل ہوئی۔ (۷) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (اول) خلیفہ کی صاحبزادی ہیں (۸) آپ صدیقہ طاہرہ تھیں (۹) آپ سے مغفرت اور رزق کریم عطا فرمانے کا وعدہ کیا گیا تھا * مسروق اگر حضرت عائشہ کی روایت سے کوئی حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ کہتے مجھ سے بیان کیا صدیقہ کی صاحبزادی صدیقہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی بیوی تھیں جن کی پاکدامنی آسمانوں سے نازل کی گئی تھی * بیضاوی نے لکھا ہے کہ اگر پورے قرآن میں تلاش کیا جائے تو کسی کے گناہ کی وعید اتنی سخت نازل نہ ہوئی جتنی حضرت عائشہ پر تہمت تراشنے والوں کے حق میں نازل ہوئی۔

اظہار

صحیحین میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے (یعنی تیری صورت کو تین رات برابر) خواب میں میری نظر کے سامنے لایا گیا۔ فرشتہ ایک ریشمی کپڑے میں تجھے لاتا اور مجھ سے کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ تیری ہی صورت تھی۔ میں نے کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اس کو پورا کرے گا۔ صحیحین میں حضرت عائشہ کی روایت سے یہ بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ جبرئیل ع ہیں تم کو سلام کہتے ہیں" میں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کچھ نظر آتا تھا جو میں نہیں دیکھتی تھی * یہ بھی حضرت عائشہ رض ہی کا بیان ہے کہ لوگ قصداً حضرت عائشہ کی باری کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہدیے بھیجتے تھے (باری کا اس طرح تعین ہے) ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہوتی تھی۔ (متفق علیہ) صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت سے آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ رض کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک خاص قسم کا کھانا) کی فضیلت اور کھانوں پر * بیضاوی نے لکھا ہے اللہ نے چار شخصوں کو چار کے ذریعہ پاکی (یعنی تہمت سے براءت) عنایت کردی۔ (۱) یوسف ع کو زلیخا کے رشتہ دار (بچہ) کی شہادت کی وجہ سے (۲) موسیٰ ع کو یہودیوں کی تہمت سے اس پتھر کے ذریعہ جو آپ کے کپڑے لے بھاگا تھا (۳) مریم ع کو انہی کے بچے (عیسیٰ ع) کی شہادت کی وجہ سے (۴) عائشہ رض کو ان مذکورہ آیات کے ذریعہ سے اور مختلف پرزور طریقوں سے حضرت عائشہ کی پاکدامنی کا اظہار ہوکر عبارتوں میں محض منصب رسول کی عظمت بیان کرنے اور آپ کے مرتبہ کو بالا اور اعلیٰ بنانے کے لئے کیا گیا ہے

(تفسیر مظہری)

۲۷۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں گھر میں ایک وقت ایسی حالت میں ہوتی ہوں

اس وقت میں نہیں چاہتی کہ کوئی مجھے دیکھے لیکن آنے والے اچانک آ ہی جاتے ہیں فرمایئے میں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا اب چلی جا (اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہوگا اس کی میں تمہیں خبر دیدوں گا) وہ چلی گئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں نہ چلے جایا کرو جب تک کہ ان سے اجازت مانگو (مسئلہ: حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استئناس کا معنی پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا گھر کے باہر تسبیح یا تکبیر پڑھے یا کھنکارے تاکہ گھر والے اسے اندر آنے کی اجازت دیں) ف: غیر کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت مانگنی اسلام کے بہترین آداب اور سنت ہے افضل ہے جو اس میں سعادت دارین کا راز مضمر ہے * اجازت طلب کرتے وقت ان کو السلام علیکم کہہ کر تین بار پوچھیں کیا میں آجاؤں اگر وہ اجازت دیں تو گھر میں داخل ہو کر دوبارہ السلام علیکم کہیں۔ اگر وہ اجازت نہ دیں تو لوٹ آئیے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس سے کہ تم کسی کے گھر میں اچانک چلے جاؤ اگرچہ گھر میں کوئی بال بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا حکم بھی اس لئے ہوا کہ تم نیکی و نصیحت حاصل کرو (روح البیان)

۲۸۔ پھر ان گھروں میں کسی کو اجازت دینے والا معلوم نہ ہو تب بھی بغیر اجازت کے مت جاؤ جب تک کہ تمہیں گھر کے مالک کی طرف سے داخلہ کی اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہہ دیا جائے کہ اس وقت لوٹ جاؤ تو تم فوراً لوٹ آیا کرو اور دروازوں پر جمے نہ رہا کرو یہ فوراً لوٹ آنا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم وہیں دروازوں پر پیر گاڑے رہو اور تم جو اجازت طلب کرتے ہو اور نہیں طلب کرتے اللہ تعالیٰ کو اس کا سب علم ہے (تفسیر ابن عباس)

لغوی اشارے * اَلْسِنَتُهُمْ: ان کی زبانیں * اَيْدِيْهِمْ: ان کے ہاتھ * اَرْجُلُهُمْ: ان کے پاؤں * خَبِيْثٰتُ: زنان ناپاک * خَبِيْثُوْنَ: گندے اشخاص * طَيِّبٰتُ: ستھری چیزیں، نفیس اشیاء، پاک چیزیں، عمدہ چیزیں * طَيِّبُوْنَ: ستھرے مرد، پاکیزہ لوگ، مردان پاک * مُبَرَّءُوْنَ: جمع مُبَرَّءٌ واحد۔ بری کئے ہوئے، بری قرار دیئے ہوئے (اللہ کی طرف سے) پاک بنائے ہوئے * بُيُوْتٌ: گھر بیت کی جمع (لاق)

مفہوماتِ تنزیلیہ * جس روز کہ ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور پاؤں سب گواہی دیں گے یعنی ظاہر کر دیں گے کہ وہ جو کچھ کیا کرتے تھے ۲۴ ○ گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے وہ بری ہیں ان باتوں تہمتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں ان کے لئے اخروی مغفرت اور دنیا میں باعزت معیشت ہے ○ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں جب تک کہ گھر والوں کی اجازت نہ لے لو اور ان کو سلام نہ کہہ لو داخل نہ ہوا کرو اس میں تمہاری بہتری اور اور اس لئے ہے کہ تم غفلت میں نہ پڑ جاؤ ○ اگر وہاں تم کسی کو نہ پاؤ تو پھر اجازت کے بنا داخل نہ ہونا اور تم سے واپس جانے کے لئے کہا جائے تو لوٹ جاؤ یہ تمہارے لئے بہتر بات ہے اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○

شرافت انسانی
پاکیزہ عورتیں
اور ان کے شوہر
تہمت سے بچا
اور وہ
اپنی ساتھیوں کو
خدا تعالیٰ کی حقیقت
سے حفاظت زمانہ والے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ ٢٩ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ ٣٠
وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ
أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ
غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ
عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ
زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ ٣١

کوئی حرج نہیں تم پر اگر تم داخل ہو ایسے گھروں میں جن میں کوئی آباد نہیں جن میں تمہارا سامان رکھا ہے
اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو * آپ حکم دیجئے مومنوں کو کہ وہ نیچی رکھیں
اپنی نگاہیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ (طریقہ) بہت پاکیزہ ہے ان کے لئے ۔ بےشک اللہ تعالیٰ
خوب آگاہ ہے ان کاموں سے جو وہ کیا کرتے ہیں * اور آپ حکم دیجئے ایمان دار عورتوں کو کہ وہ نیچی رکھا کریں
اپنی نگاہیں اور حفاظت کیا کریں اپنی عصمتوں کی اور نہ ظاہر کیا کریں اپنی آرائش کو مگر جتنا خود بخود نمایاں ہو
اس سے اور ڈالے رہیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر ہونے دیں اپنی آرائش کو مگر اپنے شوہروں
کے لئے یا اپنے باپوں کے لئے یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے یا اپنے بھتیجوں
کے لئے یا اپنے بھانجوں کے لئے یا اپنی ہم مذہب عورتوں سے یا اپنی باندیوں سے یا ایسے نوکروں سے جو (عورت)
کی خواہش نہ رکھتے ہوں یا ان بچوں سے جو (ابھی تک) آگاہ نہیں عورتوں کی شرم والی چیزوں سے اور نہ زور سے
ماریں اپنے پاؤں (زمین پر) تاکہ معلوم ہو جائے وہ سنگار جو وہ چھپائے ہوئے ہیں اور رجوع کرو
اللہ تعالیٰ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو! تاکہ تم (دونوں جہانوں میں) بامراد ہو جاؤ۔
(۲۴ : ۲۹ ، ۳۰ * ۳۱ [illegible])

۲۹۔ جن گھروں میں کوئی بستا نہ ہو صرف اسباب رکھنے کے مکان ہوں وہاں بغیر اطلاع جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ "بیوتاً غیر مسکونۃ" کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں مسافر خانے، بعض خرید و فروخت کے مکانات بعض حمامات، بعض غیر آباد مکانات کہتے ہیں بہتر یہ ہے کہ حکم عام ہے سب کو شامل ہے لیکن جو مکانات اسباب کے ہوں اور وہاں تجارتی مال ہو وہاں بغیر اجازت کے جانے کے یہ معنی نہیں کہ ہر کوئی حیلہ بہانہ کرکے اس میں چوری کر لے ۔ ۔ ۔ تھا نہ ملک ہی تصرف کا مقصد ہے بلکہ جن کو وہاں جانے کی اجازت ہے یا جو مجاز ہیں ان کو وہاں دستک دینے اور اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہاں احتمال نہیں کہ کوئی نشا کھلا ہوتا۔ (تفسیر عثمانی)

۳۰۔ جسم کے جن حصوں پر نظر کرنا دوسرے سے ناجائز ہے انہیں تو دیکھیں ہی نہیں اور جن کو دیکھنا جائز ہے انہیں بھی خواہش نفس کے ساتھ نہ دیکھیں * بدکاری اور بد نظری وغیرہ کے ارتکاب میں انسان خاص طور پر اہتمام ستر و اخفا کا رکھتا ہے اس لئے یہاں یاد دلا دیا کہ تم چھپانے کی کتنی ہی کوشش کر ڈالو، بہرحال اس حاضر و ناظر سمیع بصیر و علیم ذات سے تو چھپا نہیں سکتے * "ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ" میں صاف اشارہ ہے اس طرف کہ افعال غیر مرضیہ کے مقدمات کا بھی انسداد واجب ہے اور اسی اصل سے فقہاء و صوفیاء امت دونوں نے اپنے اپنے فن میں بڑا کام لیا ہے * يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ۔ حکم کے عموم میں علاوہ زناکاری کے اور بھی سارے طریقے ناجائز شہوت رانی کے اور ان کے مقدمات و مبادی بھی آگئے۔ لفظ حفظ نظر لمس وغیرہ سب کے لئے عام ہے۔ عاشقانہ افسانے ڈرامے بے حیائی کے منظر دکھانے والے تھیٹر اور سنیما، شہوت انگیز تصویریں، برہنگی و نیم برہنگی وغیرہ حفظ ناموس کے خلاف سارے جلی و خفی نوعیت کے طریقے اس کے تحت آ جاتے ہیں (تفسیر ماجدی)

۳۱۔ "اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں" اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواج مطہرات میں سے بعض امہات المومنین سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن ام مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انہوں نے عرض کیا وہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اس کے سامنے ہونا جائز نہیں۔ "اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں" اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لئے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدر ضرورت جائز ہے "مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ" اور انہیں کے حکم میں ہیں دادا پردادا وغیرہ تمام اصول "یا شوہروں کے باپ" کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں "یا اپنے بیٹے" اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد "یا شوہروں کے بیٹے" کہ وہ بھی محرم ہو گئے "یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے" اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام

میں داخل ہونے سے روکیں اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں
مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ)" یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں
جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں" ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی
مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں" یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں" مسئلہ ایسے بوڑھے
جن میں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمت نظر میں
اجنبی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے
ثابت ہے" یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں" وہ ابھی نادان نابالغ ہیں"
اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار" یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں
بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے مسئلہ: اسی لئے چاہئے کہ عورتیں
باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی
عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہئے کہ زیور کی آواز عدم قبول دعا کا سبب ہے تو خاص
عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجب غضب الٰہی ہوگی پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا
سبب ہے (اللہ کی پناہ)" اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ
تم فلاح پاؤ" (کنزالایمان ـ حاشیہ)

لغوی اشارات * جناح: (گناہ) جنوح سے ماخوذ ہے جس کے معنی ایک طرف مائل ہونے کے ہیں * یَغُضُّوا: وہ مرد نیچی رکھیں * فُرُوجَهُمْ: جمع فرج واحد اپنی شرمگاہوں کو * یَصْنَعُونَ: وہ بناتے تھے * یَغْضُضْنَ: غض مصدر وہ عورتیں نیچی رکھیں * یُبْدِینَ: نہ ظاہر کریں، نہ ظاہر کریں * زِینَتَهُنَّ: ان کا سنگھار * ظَهَرَ: وہ کھلا، وہ ظاہر ہوا، وہ آشکارا ہوا، وہ غالب ہوا، وہ پشت پر آیا، خفا کے بعد نمودار ہوا (لغات)

مفہومات زریں * تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ ایسے مکانات میں جو کسی کی ملکیت نہیں ہیں بلا اجازت کے بغیر داخل ہونے میں کوئی گناہ نہیں
تم جو ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ سب سے باخبر ہے ○ مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں
اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہر کام سے واقف ہے ○
آپ مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ ہونے دیں
مگر جو کھلے ہی رہتے ہیں وہ جیسے مستثنیٰ ہیں چہرہ ہتھیلیاں اور پاؤں اور دوپٹہ اپنے سینوں پر ڈالیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں
رشتہ میں شوہر، والد، خسر، بیٹے، شوہر کے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، ہم مذہب عورتیں یا کنیزیں یا کہنہ سال خادم
کم سن لڑکوں کا عورتیں زمین پر قدم زور سے نہ رکھیں تاکہ ان کا مخفی زیور آواز کے ذریعہ معلوم نہ ہو۔ اللہ کے سامنے توبہ
کرو تاکہ تم فلاح یاب ہو جاؤ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٣٢ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى
يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا
فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ
فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٣٣ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ
مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ٣٤

اور تم اپنے بے نکاحوں کا نکاح کردو۔ اور تمہارے غلام و باندیوں میں جو اس کے (یعنی نکاح کے) لائق ہوں ان کا بھی۔ اگر یہ لوگ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا اور اللہ بڑا وسعت والا خوب جاننے والا ہے ✶ اور جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہیں انہیں چاہیئے کہ ضبط سے کام لیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتب ہونے کے خواہاں ہوں تو انہیں مکاتب بنا دیا کرو اگر ان میں بہتری (کے آثار) پاؤ اور اللہ کے اس مال میں سے انہیں دو جو اس نے تم کو عطا کیا ہے اور اپنی باندیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو خاص کر جب کہ وہ پاکدامن رہنا چاہیں محض اس لئے کہ دنیوی زندگی کا کچھ فائدہ تمہیں حاصل ہو جائے اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا سو اللہ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے ✶ اور ہم نے تمہارے پاس کھلے کھلے احکام بھیجے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کی حکایتیں اور خدا سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت (کی باتیں بھیجی ہیں) ✶ (۲۴/۳۲ تا ۳۴ ✶ ت: ۲)

۳۲۔ اس آیت میں حکم ہے کہ مسلمان ایسے مردوں اور ایسی عورتوں کی طرف سے غفلت اور بے پروائی نہ کریں بلکہ ان کا نکاح کر کے ان کو گھروں میں بسانا اپنا اخلاقی فرض سمجھیں اس طرح وہ ناکامی کے گوشے سے نکل کر عملی دنیا میں اپنی خداداد صلاحیتوں کا نفع بخش مظاہرہ کر سکیں گے دوسرا معاشرہ ان کی لغزش کے نتائج سے محفوظ ہو جائے گا اس حقیقت کی وضاحت اس حدیث پاک سے واضح ہے " اے جوانوں کے گروہ جو تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ شادی کرنا اس کی نظر کو پاک کر دے گا اور اس کو گناہ سے بچائے گا اور جو شادی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے ✶ یہ حکم صرف آزاد مردوں اور عورتوں کے لئے نہیں بلکہ غلام مرد اور کنیزیں بھی اسی میں شامل ہیں۔ غلام اور کنیز کے ساتھ صالح کی قید لگا دی

اس لئے ان کا نکاح کرنے سے پہلے تسلی کرلو کہ یہ زندگی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ "انکحوا" امر کا صیغہ ہے جس سے وجوب ثابت ہوتا ہے لیکن بعض کے نزدیک یہ وجوب شرعی اور قانونی ہے لیکن اکثر کی رائے میں یہ اخلاقی وجوب ہے۔* حضرت صدیق رض کا ارشاد ہے "اللہ تعالیٰ نے نکاح کرنے کا جو حکم دیا ہے اس کی اطاعت کرو۔ اس نے تمہیں غنی کرنے کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ اسے پورا کرے گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لی ہے۔ (۱) وہ نکاح کرنے والا جس کی غرض پاکدامنی ہوتا ہے۔ ۲۔ وہ مکاتب جو زر کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا (ابن کثیر) (ضیاء القرآن)

۳۳۔ اور چاہیے کہ بچے رہیں "حرام کاری سے" وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے "جنہیں مہر و نفقہ میسر نہیں" یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے" اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی اور پاکبازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کو توڑنے والے ہیں" اور تمہارے ہاتھ کی ملک یعنی باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو" کہ وہ اس قدر مال ادا کرکے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں امر کا امر استحباب کے لئے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے (شان نزول) حویطب بن عبد العزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیے باقی اس نے ادا کر دیے" "اگر ان میں کچھ بھلائی جانو" "بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کرکے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لئے بھیک نہ مانگتا پھرے اسی لئے حضرت سلمان فارسی رض نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار کر دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا" اور ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا" مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدل کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں" "اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو" یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (شان نزول) یہ آیت عبداللہ بن ابی سلول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لئے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی" "اور جو انہیں مجبور کرے" "تو بے شک اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت میں رہیں بخشنے والا مہربان ہے" اور وبال مجبور کرنے والے پر ہے۔ (کنز الایمان / حاشیہ)

۳۴۔ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس صورت میں) ہم نے اتاریں ایسی آیات جو احکام

کو کھول کر بیان کرنے والی ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ کھلی کھلی واضح آیت ہم نے نازل کیں جن کی تصدیق گزشتہ آسمانی کتابوں سے بھی ہوتی ہے اور تمام عقلیں بھی ان کو مانتی ہیں۔ اور جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کی بعض حکایات یعنی جس طرح یوسفؑ، مریمؑ وغیرہ کے ہم نے عجیب واقعات بیان کئے اسی طرح عجیب واقعہ ہم نے عائشہؓ کا بھی بیان کر دیا۔ یا یہ مطلب کہ جو حالات اور نتائج گزشتہ قوموں کے ہم نے بیان کئے انہی کی طرح اے دروغ بندیو! تہمت تراشی کرنے والو تمہارا احوال بھی بیان کر دیا جو نتیجہ ان کا ہوا وہی تمہارا ہوگا * اور (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے نصیحت کی باتیں کیں کہ خدا سے ڈرنے والے ہی اس سے فائدہ اٹھانے والے ہیں (اس لئے یہ آیات انہی کے حق میں نصیحت ہیں۔) بعض اہل تفسیر کے نزدیک آیات سے مراد یہ ہے کہ قرآن نے اور مذکورہ تینوں صفات قرآن ہی کی بیان کی گئی ہیں (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے * اَیَامٰی : بغیر بیوی والے مرد، بغیر شوہر والی عورتیں اَیِّمٌ کی جمع * اِمَائِکُمْ : تمہاری لونڈیاں * یَسْتَعْفِفْ : واحد مذکر غائب امر۔ استعفاف مصدر (استفعال) وہ بچتا رہے (یتیم کے مال سے) وہ پاکدامن رہے، بچتا رہے (زنا سے) * تُکْرِھُوْا : تم زبردستی کرو، تم مجبور کرو، تم جبر کرو۔ اکراہ سے جس کے معنی انسان کو کسی ایسے کام کے کرنے پر مجبور کرنے کے ہیں جو اس کو ناپسند ہو (ل ق)

معروضات مزید * تم میں جو عورتیں شوہر والی نہ ہوں تو ان کا نکاح کر دو اور تمہارے غلام و باندیوں میں جو اچھے اخلاق و کردار والے ہوں ان کا بھی نکاح کر دو۔ اگر یہ تنگدست ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے عطا کرکے تونگر کر دے گا اللہ بہت وسعت والا جاننے والا ہے ○ اور ان لوگوں کو جو نکاح کرنے پر قدرت نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ وہ پاکدامن رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے نواز کر تونگر نہ کر دے اور تمہارے زیر دست غلاموں میں سے جو کوئی اپنی آزادی کے لئے تمہیں کچھ مال دے کر لکھا لینا چاہے اسے ایسی تحریر دیدو اگر تم ان میں صلاحیت اور کوئی خوبی دیکھتے ہو اور اللہ کے عطا کردہ مال میں سے ان کو بھی دو تمہاری جو باندیاں حفاظت عفت چاہتی ہیں اپنے دنیوی فائدے کے لئے انہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کرے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ○ ہم نے تمہارے اس سورہ کی روشن آیات نازل فرمائیں جن کی روز مرہ ضرورت ہے اور ہم نے اتاریں گزرے ہوئے لوگوں کی مثالیں اور وعظ و نصیحت کہ اس سے عبرت حاصل کرو محرمات و منکرات سے دور رہو پرہیزگار ان آیات سے فائدہ پاتے ہیں۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ
وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى
اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيْمٌ ۝٣٥ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝٣٦ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝٣٧ ۙ
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٨

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے جو نہ پورب کا نہ پچھم کا قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے * ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح و شام * وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں * تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے گنتی (۲۴/۳۵تا۳۸ * ت: ک)

۳۵۔ لسان العرب میں النور کی وضاحت یوں ملتی ہے کہ النور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے ہے کیونکہ اندھا اللہ تعالیٰ کے نور سے ہی روشنی پاتا ہے اور گمراہ اسی کی ہدایت سے راہ راست پر گامزن ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو نور کہا جاتا ہے۔ نور کا لفظی معنیٰ یوں رقم ہے "الظاھر فی نفسه المظھر لغیره یسمی نوراً" (لسان العرب) یعنی جو خود ظاہر ہو اور اپنی روشنی سے دوسروں کو آشکارا کر دے اسے نور کہا جاتا ہے۔ اسماء حسنیٰ کی تشریح کرتے ہوئے امام غزالیؒ نے النور کے ضمن میں لکھا ہے کہ نور اس کو کہتے ہیں جو خود ظاہر ہو اور

اور دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہو تو کسی چیز کے ظاہر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ موجود ہو جو چیز موجود نہیں ہوگی اس کا ظاہر ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے وہ ازل سے موجود ہے اور ابد تک موجود رہے گی نیز وہ اپنے موجود ہونے میں کسی سبب، کسی علت اور کسی خاص فاعل کا محتاج نہیں ہے اس لئے وہی ہے جو صفت نور و ظہور سے متصف ہونے کا مستحق ہے۔ وہ خود بھی موجود ہے اور اس کے امر کن سے ہر چیز کو خلعت وجود ارزانی ہوتی ہے اس لئے وہ ہر چیز کے لئے نور ہے یعنی مظہر ہے۔ اسی لئے اکثر علماء تفہیم نے اس آیت میں نور کا معنی موجد و مبدع کیا ہے یعنی عدم سے وجود میں لانے والا ✱ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ سے نور کا معنی ہادی بھی منقول ہے تو آیت کا مطلب ہوگا: آسمان اور زمین والوں کا وہی ہادی ہے پس وہ اسی کے نور ہدایت سے حق کی طرف ہدایت پاتے ہیں اور گمراہی کی حیرانی سے نجات پاتے ہیں (الضیاء)

مشکوٰۃ دیوار میں چراغ رکھنے کی مخصوص جگہ جو ایک طرف سے کھلی اور اطراف سے بند ہو یعنی چراغ دان۔ مصباح بڑے چراغ کو کہتے ہیں۔ زجاجہ شیشے سے بنا ہوا فانوس جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ شفاف شیشے سے بنے ہوئے فانوس میں اگر بڑا چراغ رکھا ہوا ہو اور اس چراغ کو مشکوٰۃ میں رکھیں جس کی روشنی ہر سمت سے بند ہو کر ایک ہی سمت پھیلے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ روشنی کتنی تیز ہوگی اور جب بلور کے شفاف فانوس سے اس کی روشنی چھن کر آئے تو اس میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔ ساری روشنی ایک سمت پھیلنے کی وجہ سے تیز ہوگی اور چراغ تاریک رات میں آسمان پر دمکتے ستارے کی طرح حسین اور روشن دکھائی دے گا۔

آیت کے پہلے حصے میں چراغ کا ذکر ہوا پھر بلوریں فانوس کا اور اس جگہ کا جہاں اسے رکھا جاتا ہے اب بتایا جا رہا ہے کہ جو تیل اس میں جل رہا ہے وہ سرسوں یا تارا میرا کا معمولی تیل نہیں بلکہ زیتون کے ایک خاص درخت کا ہے ایسے چراغ کی روشنی کی کیا کیفیت ہوگی اس کی چمک دمک دوسرے چراغوں کو مات کر رہی ہوگی۔

حضرت کعب احبار نے کہا یہ مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بیان کی۔ مشکوٰۃ سے مراد سینہ مبارک ہے زجاجہ سے مراد قلب اطہر و انور ہے مصباح سے مراد نبوت ہے یعنی حضور کا نور اور حضور کی شان نبوت لوگوں کے سامنے خود بخود عیاں ہو رہی ہے اگرچہ حضور اپنی نبوت کا اعلان نہ بھی کرتے۔ عارف باللہ [illegible] پائی تھی۔ یہ لکھنے کے بعد رقم کرتے ہیں کہ "کعب نے بہت عمدہ بات کہی ہے" (اعلان نبوت سے قبل ظہور پذیر معجزات میں سے یہ ایک واقعہ کہ) حضور ابھی کمسن ہی تھے کہ تمام علاقے میں سخت قحط پڑ گیا۔ حضرت ابو طالب بارش کی دعا کے لئے حرم میں آئے اور حضور انور ﷺ کو بھی ساتھ لائے۔ حضور کی طرف اشارہ کیا اور دعا مانگی۔ اس وقت آسمان پر بادل کا نام و نشان نہ تھا۔ دعا مانگنے کی دیر تھی اسی وقت بادل ادھر ادھر سے ہجوم کر آئے خوب موسلادھار بارش برسی یہاں تک کہ وادیاں بہنے لگیں اور اسی وقت حضرت ابو طالب نے یہ شعر کہا۔

"وہ سفید من موہنی رنگت والا جس کے روئے تاباں کے صدقے بادل کی التجا کی جاتی ہے وہ یتیموں کا آسرا اور بیوہ
عورتوں کی ناموس کا محافظ ہے" "لا شرقیہ ولا غربیہ" فرما کر یہ بتا دیا کہ نبوت مصطفیٰ ﷺ کا فیض عام ہے
جس طرح زمانہ کی پابندی نہیں اسی طرح مکان کی بھی قید نہیں اہل شرق مغرب سب کے لئے در رحمت کھلا ہے

* ابوالعالیہ نے ابی بن کعب سے نقل کیا ہے کہ یہ مومن کی مثال ہے مشکوٰۃ اس کا نفس ہے زجاجہ اس کا سینہ مصباح
نور ایمان ہے اور نور قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں پیدا فرماتا ہے اور شجرہ مبارکہ سے مراد اخلاص ہے * حسن بصری
اور ابن زید کہتے ہیں کہ یہ قرآن کی مثال ہے مصباح سے مراد قرآن کریم ہے جس طرح چراغ سے روشنی اسی طرح قرآن
سے ہدایت حاصل ہوتی ہے زجاجہ سے مراد قلب مومن ہے مشکوٰۃ سے مراد اس کی زبان ہے۔ شجرہ مبارکہ سے مراد اس کی وحی
ہے بحرالمحیط میں ان اقوال کے اندراج کے بعد لکھا ہے کہ ان صورتوں میں مثل نورہ کی ضمیر کا مرجع ایسی چیزیں ہوں گی جو پہلے
مذکور نہیں ہیں * یا نورہ کی ضمیر کا مرجع اللہ ہو گا اس صورت میں مصباح سے مراد ذات خداوندی ہو گی۔ مشکوٰۃ سے
مراد ساری کائنات ہو گی اور زجاجہ (فانوس) اس کا وہ نوری پردہ ہو گا جس کے باعث وہ عیاں اور آشکارا
ہونے کے باوجود اپنی مخلوقات کی نگاہوں سے مخفی اور پنہاں ہے۔ یہ خفا اس لئے نہیں کہ اس کے ظہور میں کچھ
کمی ہے بلکہ تجلیات کی فراوانی اور انوار کی کثرت اس بات سے مانع ہے کہ کوئی آنکھ کھول کر دیکھنے کی جرأت کرسکے
* اس نور حقیقی تک رسائی محض انعام الٰہی ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے * یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم خاص ہے کہ ان حقائق
و معارف کو محسوس مثالوں کے ذریعہ سمجھاتا ہے ورنہ ان کا سمجھنا کسی انسان کے بس میں نہیں (بحوالہ ضیاء القرآن)

۳۶۔ ان گھروں میں جن کو بنانے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ بیوت سے مراد مسجدیں ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ مسجدیں
زمین پر اللہ کا گھر ہیں یہ آسمان والوں کی نظر میں ایسی چمکیلی دکھائی دیتی ہیں جیسے زمین والوں کے لئے ستارے۔ کہہ ہیں
بلند کرنے سے مراد تعمیر ہی بنانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ (کے ذکر) کے لئے مسجد بنائے گا اللہ
جنت میں (اس کے بدلے) اس کے لئے گھر بنائے گا۔ (متفق علیہ) * اور اللہ نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ان کے اندر اللہ کا نام
یاد کیا جائے نماز میں ہو یا نماز سے باہر حضرت ابن عباسؓ نے (ذکر اسم کی تفسیر میں فرمایا) اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت
کی جائے * صبح و شام ان مسجدوں میں اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کچھ لوگ۔ صبح و شام کی تسبیح سے پانچوں فرض نمازیں
مسجدوں کی تعمیر انہی نمازوں کی وابستگی کے لئے کی جاتی ہے (بحوالہ تفسیر مظہری)

۳۷۔ جن کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت یا پانچوں نمازوں کے اوقات سے اور پانچوں نمازوں کو کمال وضو رکوع اور سجود

اور تمام آداب کے ساتھ ادائیگی اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے خرید و فروخت غفلت میں نہیں ڈالتی اور
وہ قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں (تفسیر ابن عباسؓ)

۳۸۔ ان کے اعمال صالحہ جیسے تسبیح اور ذکر اور اقامۃ الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ اور خوف خدا سے ہر وقت ڈرتے
رہنے کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ جزا عطا فرمائے گا۔ "لفظ اجر صرف نیک جزا کے لئے استعمال ہوتا ہے"۔ ان کے اعمال کی
بہترین جزا جب کہ اس کا وعدہ ہے کہ ایک نیکی پر دس بلکہ سات سو گنا زائد اجر ملے گا اور انہیں اپنے فضل سے اس کے
علاوہ زیادہ دیتا ہے۔ ذکر عمل صالح کی جزا بے شمار نہیں ہوتا اور نہ ہی بندہ وہاں اس کے متعلق کچھ تصور اور خیال تھا یا ایک
خاص عطا ہوگی جو عمل سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جس کو بے اجر و ثواب دینا چاہتا ہے تو پھر وہ ان گنت بے شمار اور لامحدود

لغوی اشارے * نور : روشنی، مختلف آیات میں مراد مختلف ہے * مشکوٰۃ : اسم، وہ طاق جس میں چراغ رکھا
جاتا ہے * مصباح : اسم آلہ مفرد، مصابیح جمع چراغ قندیل * زجاجۃ : شیشہ * کوکب : واحد
مرفوع کواکب جمع، ہر ستارہ، آنکھ کی روشنی سفیدی، کنول، سردار قوم، تلوار، پانی دری : درخشندہ، چمکتا ہوا
اس میں یائے نسبت کی ہے در کی طرف منسوب ہے جس کے معنی موتی کے ہیں یعنی موتی کی طرح چمکدار * شجرۃ : درخت (اس کی

مضمرات مترجم * اللہ کی ذات آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے اس نور کی مثال یوں سمجھو جیسے ایک طاق ہے اس
میں ایک چراغ ہے اور وہ چراغ فانوس میں ہے اور وہ ایسا چمکیلا ہے جیسے کہ چمکتا ستارہ اس کو برکت والے زیتون
کے درخت کے تیل سے روشن کیا گیا ہے اس کا اجالا مشرق و مغرب کی سمتوں نہیں (ہر طرف پھیلا ہے) تیل کی شفافیت
ایسی کہ اگر آگ نہ لگی ہو تب بھی یوں محسوس ہو کہ خود منور ہو جائے یہ گویا ایک نور پر ایک اور نور ہوا اللہ تعالیٰ جس
کو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ پر گامزن فرماتا ہے اور لوگوں کے سمجھنے کے لئے مثالیں ارشاد فرماتا ہے اللہ کا علم سب کو محیط ہے
○ ان گھروں یعنی مسجدوں کو بلند کرنے، بنانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جہاں یاد الٰہی یعنی صبح و شام عبادت
ذکر و تسبیح کا اہل ایمان [illegible] عبادت کا اہتمام کیا کرتے ہیں ○ وہ لوگ جو تجارت کی مشغولیت، خرید
و فروخت کی مصروفیت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قیام نماز و ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں ہوتے وہ قیامت
کے دن سے ڈرتے ہیں کہ جس روز قلوب و نگاہیں الٹ جائیں گی ○ یعنی ان کے اعمال صالحہ کا اللہ تعالیٰ
بہت اچھا اجر عطا فرمائے گا اور اپنے فضل و کرم و عطا سے اس جزا پر اور زیادہ عطا فرمائے گا
ایک نیکی پر دس گنا زیادہ بلکہ دس سے ستر اور سات سو گنا زائد جس کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بے حساب و شمار دیتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا

جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّـجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ

ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝٤٠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٤١ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝٤٢ اَلَمْ

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ

مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝٤٣

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے ہی ہیں جیسے چمکتی ہوئی ریت ہو کسی چٹیل میدان میں
خیال کرتا ہے اسے پیاسا کہ وہ پانی ہے حتیٰ کہ جب (پہنچتا ہے) اس کے قریب آتا ہے تو اسے
کچھ نہیں پاتا۔ اور پایا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب تو پورا چکا دیا اس نے اس کا حساب اور اللہ تعالیٰ
بہت جلد حساب لینے والا ہے ✶ یا (اعمال کفار) ایسے اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندروں میں ہیں
چھا رہی ہوتی ہے اس پر موج اس کے اوپر ایک اور موج (اور) اس کے اوپر بادل (تہ در تہ) اندھیرے
ہیں ایک دوسرے کے اوپر۔ جب وہ نکالتا ہے اپنا ہاتھ تو نہیں دیکھ پاتا اسے اور (سچ تو یہ ہے کہ)
جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کہیں نور نہیں ✶ کیا تم غور نہیں کرتے کہ بلاشبہ اللہ ہی ہے
جس کی تسبیح بیان کرتے ہیں سارے آسمانوں والے اور زمین والے اور پرندے پر پھیلائے ہوئے۔ ہر ایک
جانتا ہے اپنی (مخصوص) دعا اور اپنی تسبیح کو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ✶ اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے بادشاہی
ہے سارے آسمانوں کی اور ساری زمین کی اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہی (سب کو) لوٹنا ہے ✶ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ
لے جاتا ہے بادل پھر جوڑتا ہے ان کو (ٹکڑوں) پھر اسے تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے بارش کو نکلتے ہوئے اس کے درمیان سے اور اتارتا ہے
اللہ تعالیٰ آسمان سے برف جیسے پہاڑوں کی طرح سے پس نقصان پہنچاتا ہے اس سے جسے چاہتا ہے اور پھیر دیتا ہے اس کو جس سے چاہتا ہے
قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھوں کی بینائی کو ✶ (۲۴/۳۹ تا ۴۳ ✶ ت : ض)

2087

۳۹۔ اور جو کافر ہوئے ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا (ریت) کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اسے کچھ نہ پایا۔" یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا گیا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ویسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب پائے گا جب عرصات قیامت میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا۔" اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے" اعمال کفار کی مثال ایسی ہے۔ بحوالہ (کنزالایمان۔حاشیہ)

۴۰۔ "یا (ان کے اعمال) تاریکیوں کی طرح ہیں۔" ان کے اعمال قیامت کے دن وجہ حسرت و غم ثابت ہوں گے اس لئے ان کو سراب کی مانند کہا جا سکتا ہے اور حق کی روشنی سے بالکل خالی ہیں اس لئے ان کو تہ بہ تہ تاریکیاں قرار دیا جا سکتا ہے۔" (وہ تاریکیاں) جو گہرے سمندر میں ہوں" بیضاوی نے لجی کا ترجمہ (سمندر کا وہ حصہ) جہاں پانی بہت زیادہ ہو کیا ہے بعض نے "لجی" کا معنی موج زن لہریں مارتا ہوا سمندر بتایا ہے۔" جس پر موج پر موج چڑھی چڑھی ہوئی چلی آتی ہوں۔" موج پر موج یعنی پے در پے لہریں چڑھ رہی ہیں "(اور) اس لہر پر بادل ہوں جو ستاروں کی روشنی کو نیچے نہ پہنچنے دیں۔ یہ تاریکیاں ایسی ہیں کہ ایک کے اوپر دوسری چھائی ہوئی ہے اگر (ایسی تاریکیوں میں پھنس جانے والا) اپنا ہاتھ (جو اس کے بہت قریب ہے) تاریکی میں باہر نکالے تو ہاتھ کو بھی اس کو سوجھائی نہ دے۔" حاصل مطلب یہ ہے کہ کافر کی بداعمالیوں کی تاریکیاں اس کے دل پر تہ بہ تہ چھائی ہوئی ہیں جو اس کو ادراک حق اور ہدایت کو قبول کرنے سے روکتی ہیں" اور جس کو اللہ نے روشنی عطا نہ فرمائی تو اس کو روشنی نہیں مل سکتی۔" یعنی ہدایت خداداد چیز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اپنا کچھ نور اس پر ڈال دیا پس جس پر اس کے نور کا کوئی چھینٹا پڑ گیا وہ ہدایت یاب ہو گیا اور جس پر نہ پڑا وہ گمراہ ہو گیا (تفسیر مظہری)

۴۱۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے نہ دیکھا یعنی ملاحظہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس و تنزیہ بیان کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں اور تمام مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ پرندے اپنے پروں کو پھیلا کر اور صف بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کے تمام مکین میں ہر ایک معلوم کر لیا اپنے نے دعا مانگنا اور اللہ کی تسبیح و تنزیہ بیان کرنے کا طریقہ اور اللہ تعالیٰ ان کی طاعات و صلوٰۃ و تسبیح کو خوب جانتا ہے یعنی اس کی جزا دے گا۔ (روح البیان)

2088

۴۳ - ہر چیز کا وجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اسی کے قبضہ میں ہے اسی لئے اسی کو تسبیح و تقدیس کا استحقاق ہے اور پھر اسی کی طرف اس کے پاس جانا بھی ہے اسی لئے اسی کی تسبیح و تقدیس ضروری ہے آخر میں سے کام پر ... حاصل کر ... سب عالم مسخر ہے صغریٰ ... الثبوت ہے اس لئے اسی کو السمٰوٰت تعبیر کیا ... ہر چیز مسخر اور ... ہے وہ خدا نہیں ثابت ہوا کہ عالم میں کوئی چیز بھی قابل پرستش نہیں پھر جو ان کی پرستش کرتے ہیں وہ ظلمات شرک میں جو ان کے تخیلات باطلہ میں گرفتار ہیں۔ (تفسیر حقانی)

۴۴ - اللہ تعالیٰ پہلے پہل بادلوں کو اپنی قدرت سے آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر ان بکھرے ہوئے بادلوں کے ٹکڑوں کو ملا دیتا ہے پھر انہیں تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پھر ان کے درمیان سے بارش برستی ہے ٭ (ابن کثیر)

● پھر اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے حصوں سے اولے برساتا ہے اور پھر ان اولوں سے جو اس عذاب کا مستحق ہوتا ہے اس پر گرا کر اس کو سزا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اپنے عذاب کو ہٹا دیتا ہے اور اس بادل میں سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے اس کی چمک کی تیزی کی یہ حالت ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ بینائی!

لغوی اشارے ٭ سَرَاب : چمکتی ہوئی ریت ، سراب ، شدت گرما میں دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی سے میدان میں جو ریت پانی کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے دور سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی بہہ رہا ہے ۔ اسے سراب کہتے ہیں ٭ ظَمْآن : پیاسا ٭ لُجِّیٌّ : بہت پانی والا دریا موج در موج ٭ صَٰٓفّٰتٍ : پر باندھے ، صف بستہ ، صف باندھے والیاں ، پر کھولے ہوئے ٭ سَحَاب : بادل ، سحاب ابر کو کہتے ہیں خواہ اس میں پانی ہو یا نہ ہو ۔ لیکن ... سایہ ...

تفہیمات مزید ٭ تو جو کفر کے راستے کو اپنا یا ان کے اعمال کی مثال سراب کی سی ہے کہ پیاسا دور سے اسے پانی سمجھ کر اس کی طرف جاتا ہے مگر جب نزدیک پہنچے تو کچھ نہ پائے جو ... اللہ کو نزدیک پائے تو اس کی لا حاصل کوشش کا پورا حساب کر دیتا ہے اللہ تو جلد حساب چکا دیتا ہے ٭ یا مثل ان اندھیروں کے جو نہایت گہرے سمندر میں نیچے تہہ میں ہوں جسے تہہ بہ تہہ موجوں نے ڈھانک رکھا اور اوپر سے ابر نے چھپا رکھا ہو ۔ اندھیریاں اوپر نیچے پے درپے ہیں جب اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے نزدیک سے بھی نہ دیکھ پائے درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی جسے نور نہ دے اس کے پاس کوئی اجالا نہیں ہوتا ٭ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین میں جو ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں پر پھیلائے اڑنے والے پرندے بھی ہر ایک ان میں کی دعا تسبیح کرتے اپنی دعا و تسبیح کا طریقہ جسے انہیں معلوم ہے ٭ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ٭ کیا آپ نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں ملا دیتا اور تہہ بہ تہہ کر دیتا پھر تم دیکھتے ہو کہ ان کے بیچ سے بارش برستی ہے اور اسی بادل کے بڑے بڑے تودوں سے اولے برساتا ہے اور اسکے ذریعہ

٭۴۳ [illegible]

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۴۴ وَاللّٰهُ خَلَقَ
كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي
رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝۴۵ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۶
وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۸ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝۴۹
اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ
بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۵۰

(۴۴) اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے بے شک اس میں آنکھوں والوں کے لئے ایک بڑی عبرت ہے ✱ اور اللہ ہی نے تمام زمین پر چلنے والے جانداروں کو پانی سے پیدا کیا ہے پھر بعض تو ان میں وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ہیں کہ اپنے دونوں پاؤں سے چلتے ہیں اور بعض ہیں کہ چار پاؤں سے چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ✱ البتہ ہم نے کھلی کھلی آیتیں نازل کر دی ہیں اور اللہ ہی جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے ✱ اور (اے رسولؐ) منافق یہ تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور فرمانبردار بھی ہو گئے (مگر) اس کے بعد بھی ان میں سے ایک فریق پھر جاتا ہے اور وہ تو سرے سے ایمان ہی نہیں لائے تھے ✱ اور جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف باہم فیصلہ کے لئے بلائے جاتے ہیں تو جبھی ایک فریق ان میں سے منہ موڑ لیتا ہے ✱ اور اگر ان کے حق پہنچتا ہو تو رسول کے پاس بڑے دبکے چلے آتے ہیں ✱ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک میں پڑے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی کر دے گا (وہ تو ایسا نہیں کریں گے) بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ✱ (۲۴/۴۴ تا ۵۰ ✱ ت: ج)

۴۴۔ اللہ تعالیٰ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی " کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات " بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو ۔ (کنز الایمان۔ حاشیہ)

2090

۴۵۔ "اور اللہ ہی نے پیدا کیا ہر رینگنے پھرنے والے جانور کو پانی سے" پانی سے مراد ہے وہ پانی جو ہر جانور کے خمیری
مادے میں داخل ہو یا نطفہ مراد ہے اس صورت میں کل جانور مراد نہ ہوں گے لیکن اکثریت انہی جانداروں کی ہے جن کی تخلیق
نطفہ سے ہوتی ہے۔ بطور تغلیب لفظ کل کا استعمال کیا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ تمام (عنصری) مخلوق کی اصل
پانی ہے۔ بغوی لکھتے ہیں کہ اللہ نے اول پانی کو پیدا کیا پھر اس کے کچھ حصہ کو ہوا بنا دیا جس سے فرشتے بنے اور کچھ حصہ کو
آگ میں تبدیل کر دیا جس سے جنات کی تخلیق ہوئی اور کچھ حصہ کو مٹی بنا دیا گیا جس سے حضرت آدمؑ کی ساخت ہوئی اور
مٹی سے ہی تمام جانور بنائے گئے "سو کچھ جانور تو وہ ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور کچھ دو ٹانگوں سے چلتے ہیں جیسے
انسان اور پرندے اور کچھ وہ ہیں جو چار ٹانگوں سے چلتے ہیں جیسے چرندے، درندے وغیرہ" چار سے زیادہ پاؤں سے
چلنے والے جانوروں کی بھی کچھ قسمیں ہیں" اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بلا شک اللہ کو قادر ہے سب کچھ پہ اس
جو کچھ وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۴۶۔ یہ احسان خاص ہے ہدایت پانے والوں کے لئے۔ یہ ظہور ہے رحمت خاصہ کا * دلائل حق سب کی ہدایت کے لئے
نازل کئے ہیں۔ یہ ظہور ہے رحمت عامہ کا (تفسیر ماجدی)

۴۷۔ ان منافقین کی صفات بیان کی جا رہی ہیں جو اظہار کسی اور چیز کا کرتے ہیں لیکن ان کے دل میں موجود کوئی اور چیز ہے
یہ اپنی زبانوں سے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور ان کی اطاعت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں پھر وہ روگردانی
کرنے لگتے ہیں۔ ان کے قول و فعل میں تضاد ہے یہ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں اس لئے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ
ایماندار نہیں ہیں (تفسیر ابن کثیر)

۴۸۔ اور جب یہ لوگ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم خداوندی کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو ان میں سے ایک گروہ رسول اللہ
اور کتاب اللہ کے فیصلہ سے پہلوتہی کرتا ہے (شان نزول) ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری سے مرسلاً
روایت کیا ہے کہ جب کسی انسان کا دوسرے شخص سے جھگڑا ہوتا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں بلایا جاتا تھا اگر وہ حق پر ہوتا تھا وہ اس کو یقین ہوتا کہ فیصلہ اس کے موافق ہوگا تو چلا آتا اور
جب وہ سمجھتا کہ اس نے زیادتی کی ہے تو وہ رسول اللہ کی خدمت میں بلائے جانے کے باوجود روگردانی کرتا
اور کہتا کہ فلاں کے پاس چلو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ بحوالہ (تفسیر ابن عباسؓ)

۴۹ - اگر کوئی فیصلہ ایسا ہوتا ہے جس میں وہ اپنے کو برسرِ حق پاتے ہیں تو فوراً بارگاہِ رسالت ﷺ میں اپنا معاملہ پیش کر دیتے ہیں کیوں کہ سمجھتے ہیں کہ یہاں کا فیصلہ حق و انصاف کا ہوگا اور اس فیصلہ میں انصاف ہمارے ساتھ ہے (ترجمان)

● جس دعویٰ میں منافق درست ہوں اس میں تو مذعنین بن کر دوڑے چلے آتے ہیں فوراً مدعی علیہ ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ حق ہوتا ہے صحیح مبنی بر انصاف ہوتا ہے (اشرف التفاسیر)

---

۵۰ - دل میں روگ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کو سچ مانا لیکن حرص نہیں چھوڑی کہ کچھ ہم چلیں جیسے بیمار چاہتا ہے چلے اور پاؤں نہیں اٹھتا ۔ (تفسیر شاہ عبد القادر محدث دہلوی)

لغوی اشارے ✶ دَآبَّۃٍ : جانور، چلنے والا، پاؤں دھرنے والا، رینگنے والا ✶ یمشی : وہ چلتا ہے ✶ اطعنا : ہم نے حکم مانا، ہم نے اطاعت کی اطاعۃ سے ✶ معرضون : رخ گردانی کرنے والے، منہ موڑنے والے، اجتناب کرنے والے (اعراضٌ مصدر، باب افعال، رخ گردانی کرنا، منہ پھیر لینا) ✶ مذعنین : اذعانٌ مصدر - ذعنٌ مادہ - اطاعت کرنے والے فرمانبردار، اطاعت کے لئے دوڑا، اقرار کیا - (لغات القرآن)

مضمرات تدبر ✶ اللہ تعالیٰ رات کو دن سے اور دن کو رات سے تبدیل کرتا ہے گردشِ لیل و نہار اس کی قدرت کے مظہر ہیں ۔ اس میں نظر والوں کے لئے سمجھنے کی بات اور عبرت ہے ○ اللہ تعالیٰ نے زمین پر چلنے پھرنے والوں میں ہر ایک کو پانی سے تخلیق کیا ان میں کوئی پاؤں سے چلتا ہے کوئی پیٹ کے بل رینگتا ہے کوئی دو پاؤں سے چلتا ہے کوئی چار پاؤں سے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے (کرتا ہے) یقیناً ہر چیز اس کی قدرت و اختیار میں ہے ○ بے شک ہم نے نازل فرمائیں صاف واضح آیات جسے چاہے اللہ سیدھا راستہ دکھائے ○ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس کی فرمانبرداری کی پھر اقرار کرنے کے بعد ان میں ایک گروہ پھر جاتا ہے اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے منہ پھیر لیتا ہے درحقیقت ایسا گروہ مومن ہی نہیں ہے ○ جب انہیں فیصلہ کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا گیا تو ان میں ایک گروہ منہ موڑ لیتا ہے ○ اگر انہیں اندازہ ہو کہ فیصلہ ان کے موافق ہوگا تو دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں ○ کیا یہ دلوں کی بیماری میں مبتلا یا اس شک و شبہ میں ہیں یا انہیں ڈر ہے کہ اللہ و رسول ان کے بارے میں زیادتی کریں گے (نہیں) بلکہ یہ خود ظالم ہیں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ٥١ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَ
يَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ ٥٢ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ
أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ ۚ
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ٥٣ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ
وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ ٥٤ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ
ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝
٥٥

ایمان والوں کا تو قول یہ ہے کہ جب وہ بلائے جاتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ (رسول) ان کے درمیان
فیصلہ کر دیں تو وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور یہی ہیں جو آخرت (میں) فلاح یاب ہیں * اور جو کوئی
حکم مانے گا اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور اس کی (نافرمانی) سے بچے گا تو ایسے ہی لوگ بامراد ہونگے *
اور یہ لوگ بڑے زور سے اللہ کی قسم کھاتے رہتے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو ہم نکل پڑیں آپ کہیے (اسی) قسمیں نہ کھاؤ
فرمانبرداری معلوم ہے۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے * آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول
کی اطاعت کرو پھر اگر روگردانی کرو گے تو (سمجھ لو کہ) رسول کے ذمہ اسی قدر ہے جس کا بار ان پر رکھا گیا ہے
اور تمہارے ذمہ اسی قدر جس کا بار تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم نے اطاعت کر لی تو راہ سے جا لگو گے اور رسول کے ذمہ
تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے * تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں ان سے اللہ وعدہ کرتا ہے
کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلافت (زمین) دے چکا ہے اور جس
دین کو ان کے لیے پسند کیا ہے اس کو ان کے واسطے ضرور ہی قوت دے گا اور ان کے خوف کے بعد ضرور اس کو
امن سے تبدیل کر دے گا بشرطیکہ) میری عبادت کرتے رہیں کسی کو میرا شریک نہ بنائیں اور جو کوئی اس کے
بعد کفر کرے گا سو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں * [illegible]

۵۱۔ اہلِ ایمان جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں اور کتاب و سنت کے سوا کسی اور دین کے خواہاں نہیں ہوتے ان کے متعلق فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو بامراد اور نجات یافتہ ہیں۔ یہ اپنے مطلوب کے حصول میں کامیاب ہیں اور عذاب سے سلامتی پانے والے ہیں۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بغیر کوئی اسلام نہیں اور خیر صرف جماعت کے ساتھ وابستہ ہے اور اخلاص صرف اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور عام مومنوں کے لیے ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کا مضبوط حلقہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور مسلمانوں کے حاکم کی اطاعت کرنا (تفسیر ابن کثیر ۔ ت کثیر)

۵۲۔ جیسے قابل طبیب کی دوا فائدہ کرتی ہے بیمار کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے ایسے ہی حضورؐ کے احکام مفید ہیں خواہ ہماری سمجھ میں آویں یا نہ آویں۔ افسوس ہے کہ ولایتی دوا پر تو ہم کو اعتقاد ہے کہ بغیر اجزاء معلوم کیے استعمال کرتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان (کی تعمیل میں) تامل ہے (نور العرفان)

۵۳۔ سچے آدمی کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی قسمیں کھا کھا کر اپنی سچائی کا یقین نہیں دلاتا لیکن جس کے دل میں چور ہوتا وہ بات بات پر قسمیں کھاتا ہے اور دس دس مرتبہ اپنی سچائی کا یقین دلاتا پھرتا کہ وہ جانتا ہے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ نہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ سننے والا بھی اسے سچ سمجھے۔ یہاں منافقوں کی اسی روش کا ذکر ہے فرمایا وہ قسمیں کھا کھا کر اپنی اطاعت و انقیاد کا یقین دلاتے ہیں حالانکہ ان کا عمل انہیں صاف جھٹلا رہا ہے ان سے کہہ دو قسموں سے کچھ نہیں بنتا اصل شے جو مطلوب ہے وہ عمل ہے (ترجمان الق

۵۴۔ "آپ فرمایئے اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی" اگر تم اعراض کرتے تو اس کا خسارہ تمہیں ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو کوئی نقصان نہ ہوتا کیونکہ رسولؐ کی جو ذمہ داری تھی رسولؐ نے بحسن و خوبی ادا فرما دی اور تم پر جو لازم تھا تم نے اسے پس پشت ڈال دیا اس لیے اس کا نقصان بھی تم کو ہوتا ✱ اگر تم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی اطاعت کرو گے تو نورِ حق کو پا لو گے اور جنت کے راستہ پر گامزن ہو جاؤ گے۔ میرے حبیبؐ کا ذمہ تو فقط اتنا ہے کہ جن احکام کے تم مکلف بنائے گئے ہو انہیں صاف صاف بیان کرنا۔ (تفسیر مظہری ۔ ت کثیر)

۵۵۔ اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے" (شانِ نزول) سیدِ عالم صلی اللہ علیہ

نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روز مرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے کہا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی" کہ ضرور ان کو زمین میں خلافت دے گا" اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا "جس جس چیز پر شب و روز گزرتے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا" جیسے ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے" چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا " اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا " فرمایا۔ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔ (کنزالایمان حاشیہ)

لغوی اشارے * سَمِعْنَا : ہم نے سن لیا ، ہم نے سمجھا * یَخْشَ : خَشْیَۃٌ مصدر (سمع) اس کو ڈرنا چاہیئے وہ ڈرتا ہے * یَتَّقْہِ : اللہ سے ڈرتا ہے۔ ڈرے گا * حُمِّلَ : اٹھوایا گیا ، بوجھ رکھا گیا * بَلٰغ : پہنچا دینا ، کہانی پہنچانا مصدر ہے یہ لفظ قرآن مجید میں بمعنی تبلیغ آیا ہے * اِسْتَخْلَفَ : اس نے حاکم کیا ، خلیفہ بنایا استخلاف سے جس کے معنی خلیفہ بنانے کے ہیں * لَیُمَکِّنَنَّ : وہ ضرور جمادے گا۔ (لغات القرآن)

معلومات مزید * اہل ایمان کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف جب بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تو وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی وہی بامراد ہیں ○ جو اللہ اور رسول کی نافرمانی سے ڈرتا اور ممنوعات سے بچتا ہے تو کامیاب ہوتا ہے ○ وہ جہاد میں نکلنے کی بڑی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر آپ ان کو حکم دو کہہ دیجئے کہ زیادہ قسمیں نہ کھاؤ فرمانبرداری اطاعت لازم ہے اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ اور رسول کی پھر اگر اعراض کرو تو رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جو ان کے لئے فرض کیا اور تمہارے لئے وہ ہے جس کا تمہیں حامل کیا گیا ہے اگر اطاعت رسول کرو گے تو ہدایت پاؤ گے رسول اللہ کے ذمہ احکام الٰہی تمہیں پہنچا دینا جبکہ تم مکلف بنائے گئے ہو ○ تم میں سے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے اللہ نے ان سے وعدہ فرمایا کہ زمین پر انہیں فرمانروائی عطا فرمائے گا جیسے کہ تم سے پہلے (اہل ایمان سابقین) کو عطا فرمایا تھا جس دین کو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اسے ضرور استقلال عطا کرے گا اور خوف کے بعد انہیں امن و سلامتی بخشے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور اس کے بعد جو کفر کریں گے وہ برے ہو جائیں گے ناشکری کریں تو وہی لوگ دائرہ ایمان سے نکل

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ ٥٦

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ
ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ
عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ٥٩

اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو * ہرگز کافروں کو
خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی برا انجام *
اے ایمان والو چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے
تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے بعد یہ
تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے
یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے *
اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اذن مانگا اللہ
یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے * (۲۴/۵۶ تا ۵۹ * ت: ک)

۵۶۔ اطاعت رسول کے حکم کا تکرار مزید تاکید ہے اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ رحمت خداوندی اطاعت
رسول کے ساتھ وابستہ ہے

۵۷۔ یہ مت خیال کرنا کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ زمین پر (اللہ کو ان کی گرفت یا ان کو ہلاک کرنے سے)
عاجز کر دیں گے " ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی شک نہیں کہ دوزخ برا ٹھکانا ہے ۔ (تفسیر مظہری)

۵۸۔ اے ایمان والو چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور باندیاں (شانِ نزول) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری غلام کو (جس کا نام مدلج بن عمرو تھا) دوپہر کے وقت حضرت عمرؓ کے بلانے کے لئے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمرؓ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمرؓ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ "اور وہ جو ابھی جوانی کو نہ پہنچے" بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک لڑکے کے لئے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لئے سترہ سال۔ اور عام علماء کے نزدیک لڑکا اور لڑکی دونوں کے لئے پندرہ سال ہے سنِ بلوغ۔ "تین وقت" یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں۔ "نمازِ صبح سے پہلے" کہ وہ وقت ہے خوابگاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا "اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو" قیلولہ کرنے کے لئے تہبند باندھ لیتے ہو "اور نمازِ عشاء کے بعد" کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا "یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں" کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی بھی وقت بے اجازت داخل نہ ہوں۔ (خزائن وغیرہ) "ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر" یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں "آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس" کیونکہ وہ کام و خدمت کے لئے آتے ہیں ہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مرفوع ہے (مدارک) "اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لئے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے"۔ (کنز الایمان)

۵۹۔ تمہارے وہ بچے جو پہلے صرف ان اوقات میں تم سے اجازت لیتے تھے، جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ ہر وقت اجازت طلب کرنے کے پابند ہیں اب ان کا حکم اجنبیوں جیسا ہوگا۔ یعنی ابن کثیر کہتے ہیں کہ جب تک بچہ نابالغ ہو وہ صرف ان تین اوقات میں اپنے والدین سے اجازت کا پابند ہوگا لیکن جب بالغ ہو جائے تو اسے ہر حال میں اجازت لینی ہوگی جس طرح آدمی کے بڑے بچے اور قریبی رشتہ دار اجازت لیتے ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر بخش)

لغوی اشارے ✶ تَحْسَبَنَّ : تو گمان کرے، تو خیال کرے ✶ مُعْجِزِيْنَ : جمع مذکر اسم فاعل
ہرانے والے، عاجز بنا دینے والے ✶ يَسْتَأْذِنْكُمْ : استیذان مصدر۔ تم سے اجازت لے لیا کریں۔
مَلَكَتْ : ملک مادہ۔ مالک ہوں، ملک میں ہوں ✶ حُلُمَ : بلوغ، عقل ✶ ثِيَاب : کپڑے
پوشاک، ثوب کی جمع ✶ طَوّٰفُوْنَ ۰ بہت پھیرا کرنے والے، کثرت سے آنے جانے والے، بہت زیادہ چکر کاٹنے والے (

معلومات مزید ✶ قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت رسول میں سرگرم رہو تاکہ تم پر اللہ رحم فرمائے
۰ یہ گمان نہ کرو کہیں کہ کفار سرگرم ہو کر ہمیں ہرا دیں گے ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور وہ بہت
برا ٹھکانہ ہے ۰ اے ایمان والو۔ تمہارے غلام اور نابالغ بچے تین وقتوں میں بطور خاص تم سے
اجازت لے کر آیا جایا کریں قبل فجر، دوپہر میں اور بعد عشاء۔ یہ تین اوقات تمہاری فراغت کے ہیں کہ تم اپنے
کپڑے اتار رکھتے ہو ان اوقات کے بعد کچھ حرج نہیں نہ تم پر نہ ان پر کہ آیا جایا کریں اللہ تعالیٰ اپنے احکام
اس طرح وضاحت سے ارشاد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ
نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ
وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی
حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا
مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ
اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ
خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا
جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں آرزو نہ ہو نکاح کی تو ان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ رکھ دیں اپنے
بالائی کپڑے بشرطیکہ وہ نہ ظاہر کرنے والی ہوں (اپنی) آرائش اور ان کا اس سے بھی اجتناب کرنا
ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے * نہ اندھے پر کوئی
حرج ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور نہ تم پر اس بات میں کہ
تم کھاؤ اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے
گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں
یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا جن گھروں کی کنجیوں کے تم مالک
ہو یا اپنے دوست کے گھر سے۔ نہیں ہے تم پر کوئی حرج اگر تم کھاؤ سب مل کر یا الگ الگ۔
پھر جب تم داخل ہو گھروں میں تو سلامتی کی دعا دو اپنوں کو وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کی طرف
سے مقرر ہے جو بڑی بابرکت (اور) پاکیزہ ہے یونہی کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے
(اپنے) احکام تاکہ تم سمجھ لو۔ (۲۴/۶۰ تا ۶۱ * ت۔ ض)

۶۰۔ یعنی بڑی بوڑھی عورتوں کو اوڑھنا یا چادر اتار دینے میں کچھ مضائقہ نہیں اس طرح پر کہ چھپانے کے
اعضاء نہ کھلیں اور اگر یہ بھی گھر میں سر کی اوڑھنی وغیرہ نہ اتاریں تو بہتر ہے جو اتقیٰ اس کو
اللہ جانتا ہے۔ یہ پہلے حکم کا تکملہ ہے (تفسیر حقانی)

۶۱ ﴿نہ اندھے پر تنگی﴾ (شانِ نزول) سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں جا نہ سکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے پینے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے باس خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور انہیں اجازت دی گئی ﴿اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر﴾ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی طرح شوہر کے لئے بیوی کا اور بیوی کے لئے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے ﴿یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں﴾ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے (بقول ابن عباس) ﴿یا اپنے دوست کے یہاں﴾ یعنی ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں ﴿تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ﴾ (شانِ نزول) قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لئے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو﴾ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو گھر میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہاں مکان سے مراد مسجدیں ہیں۔ نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا ہے کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ ﴿ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو۔﴾ (کنزالایمان حاشیہ)

لغوی اشارے ✱ اَلْقَوَاعِدُ : القاعد واحد، وہ عمر رسیدہ عورتیں جو نکاح حمل اور حیض کے قابل نہ رہی ہوں ✱ نِکَاحًا : مصدر، عقد، نکاح یعنی مہر نفقہ ✱ مُتَبَرِّجَاتٍ : تبرجہ متبرد، مردوں کو اپنا بناؤ سنگھار دکھانے والی عورتیں اس کا مصدر تبرج ہے ✱ یَسْتَعْفِفْنَ : بچاؤ، بنا چادر کے بغیر پھرنے سے ✱

2100

اعمٰی : اندھا * اعرج : لنگڑا * اَشْتَاتًا : جدا جدا طرح طرح * تَحِیَّۃً : سلام، دعائے زندگی [illegible]

مفہومات مزید * ضعیف العمر عورتیں جو نکاح کی خواہش نہ رکھتی ہوں اور نہ امید نکاح رکھتی ہوں ان کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے زائد کپڑے اتار دیں شرط یہ کہ اپنا سنگار و زینت نمایاں کرنے والی نہ ہوں پھر بھی اگر وہ احتیاط کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے ۞ نابینا، لنگڑے، بیمار اور خود تم پر حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں اپنے والد کے گھر، اپنی والدہ کے گھر، بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، ماموؤں، خالاؤں (کے گھروں) یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے پاس ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں میں مل کر یا علیحدہ کھاؤ تو کوئی گناہ نہیں

جب گھروں میں داخل ہوں تو اپنے لوگوں گھر والوں کو سلام کرو جو نہایت بابرکت اور عمدہ دعا ہے اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تمہارے لئے اپنے احکام ارشاد فرماتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ
جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن
شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ٦٢ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ
الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ
لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ٦٣ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ
وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ٦٤

مومن تو وہی ہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب وہ رسول کے ساتھ کسی ایسے کام میں ہوتے ہیں کہ جس میں جمع ہونے کی ضرورت ہے تو جب تک رسول سے اجازت نہیں لے لیتے تو اٹھ کر نہیں جاتے (اے رسول) جو تم سے اجازت لیتے ہیں وہی دراصل اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں (اے نبی) پھر جو وہ اپنے کسی کام کے لئے اجازت مانگیں تو ان میں سے جس کو آپ چاہیں اجازت دے دیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا بھی کریں بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے * (مسلمانو) رسول کے بلانے کو آپس کے ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھو اللہ ان کو بھی جانتا ہے کہ جو موقع پا کر کھسک جاتے ہیں پس جو لوگ اللہ کے رسول کے حکم کی مخالفت کیا کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی آفت آ جائے یا ان پر اور کوئی عذاب دردناک نازل ہو جائے * دیکھو اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے البتہ اللہ (خوب) جانتا ہے جس حال پر کہ تم ہو اور جس دن کہ وہ لوگ اس کے پاس پھیر لائے جائیں گے تو وہ ان کو بتلائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے اور اللہ کو ہر بات معلوم ہے *
(۲۴/۶۲ تا ۶۴ * ت : ح)

۶۲- اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب ابوسفیان قریش مکہ اور دیگر قبائل عرب کو لے کر مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے ارد گرد خندق کھودنے کا حکم دیا۔ بلا کی سردی تھی۔ مسلمانوں کے پاس خوراک کے ذخیرے بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ پیٹ بھر کھانا بھی نہ ملتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ

تے خلوص و توجہ سے ارشادات پر ہمہ تن مصروف تھے لیکن منافق چپکے چپکے کھسکنے لگے یا جھوٹا عذر پیش کرکے گھر جانے کی اجازت طلب کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی یعنی اہلِ ایمان کا شیوہ نہیں کہ وہ ایسے نازک موقع پر بغیر اجازت حاصل کیے ہوئے کھسکنے لگیں یا چھوڑ کے جانے جا کر واپس لوٹنے کی اجازت کریں ۔ (ضیاء القرآن)

۶۳۔ (رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے) کیونکہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکاریں اس پر اجابت و تعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لئے اجازت طلب کرے اور اجازت ہی سے واپس ہو اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندا کرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و منکسرانہ لہجہ میں یا نبی اللہ ، یا رسول اللہ ، یا حبیب اللہ کہہ کر ۔ (بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر) (شانِ نزول : منافقین پر روزِ جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے) دنیا میں قتل یا زلزلے یا ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا تکلیف یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا (یا ان پر دردناک عذاب پڑے) آخرت میں (کنز الایمان حاشیہ)

۶۴۔ خوب سن لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ درحقیقت اللہ ہی کا ہے یعنی اللہ ہی اس کا خالق و مالک ہے تم جس حالت پر ہو وہ اس کو جانتا ہے یعنی ایمان پر یا نفاق موافقت امر پر یا مخالفت ۔ یہ تمام مکلفین کو خطاب ہے یہ بھی ممکن ہے کہ صرف منافقوں کو خطاب ہو ۔ "قد یعلم" سے سابق مضمون کی تاکید مقصود ہے کیونکہ جو ذات ساری کائنات کی خالق و مالک ہے تو لازمی بات ہے کہ وہ تمام مخلوقات و مملوکات کے احوال سے واقف بھی ہوگی ۔ اور جس روز تم اللہ کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے (اس روز) اللہ ان کو ان کے تمام برے اعمال سے آگاہ کرے گا یعنی اچھے برے عمل کی جزا و سزا پوری پوری دے گا ۔ اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے یعنی کوئی چھپی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے * یَذْهَبُوا : ذہاب سے منفی ہو کر بمعنی ماضی وہ نہیں گئے * شَأْنِهِم : ان کا کام ۔

لِوَاذًا : باہم ایک دوسرے کی آڑ لینے اور پناہ لینے کو کہتے ہیں۔ باہم ایک دوسرے کی آڑ لے کر چپکے سے سرک جانا ✱
دُعَآءَ : پکارنا، دعا، بلانا، پکار، مانگنا، سوال کرنا۔ دعا یدعو کا مصدر ہے دعاء اور ندا ہم معنی ہیں
✱ یُصِیبَھُمْ : ان کو پہنچ جائے ✱ یُنَبِّئُھُمْ : تنبیئۃ مصدر (تفعیل) بتا دیا جائے گا، خبر دی جائے گی (لاق

مضامین مزید ✱ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے اور ایسے کام میں جو لوگوں کے جمع ہونے کا ہو
اللہ کے رسول کے ساتھ ہوتے اور جب تک اجازت نہ ملے اس کام سے اٹھ کر نہیں جانے والے سچے مومن ہیں
اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ایسے لوگ اپنے ضروری کام کے لئے آپ سے اجازت طلب کریں آپ
انہیں اجازت مرحمت فرمائیں۔ اللہ کے حضور بخشش کی دعا کیجئے۔ بے شک اللہ مغفرت اور رحمت فرمانے والا ہے
۝ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طور پر نہ پکارو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے
بلاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں خوب جانتا ہے جو نظریں بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ
کے فرمان کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ (اس مخالفت کے سبب) انہیں کہیں کوئی مصیبت
نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے ۝ جان لیجئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب
اللہ تعالیٰ کا ہے وہی خالق و مالک حقیقی ہے۔ وہ تم جس حالت میں ہو خوب واقف ہے اور جس دن لوٹائے
جائیں گے اللہ تعالیٰ کے حضور تو وہ انہیں جو کچھ کیا تھا اس سے آگاہ فرمائے گا اور اللہ ہر چیز
واقف خوب جاننے والا ہے۔